ہفت روزہ

ترجمان اسلام

لاہور

نگران اعلیٰ

مولانا مفتی محمود

۱۸ ۱ ۳۱/۱۸

جمیعتہ علماء اسلام کے اراکین و وابستگان رکنیت سازی کی مہم میں جوش و خروش سے حصہ لیں اور زیادہ سے زیادہ عامتہ المسلمین کو جمعیت کا رکن و ہمنوا بنائیں ——— قاید جمیعتہ

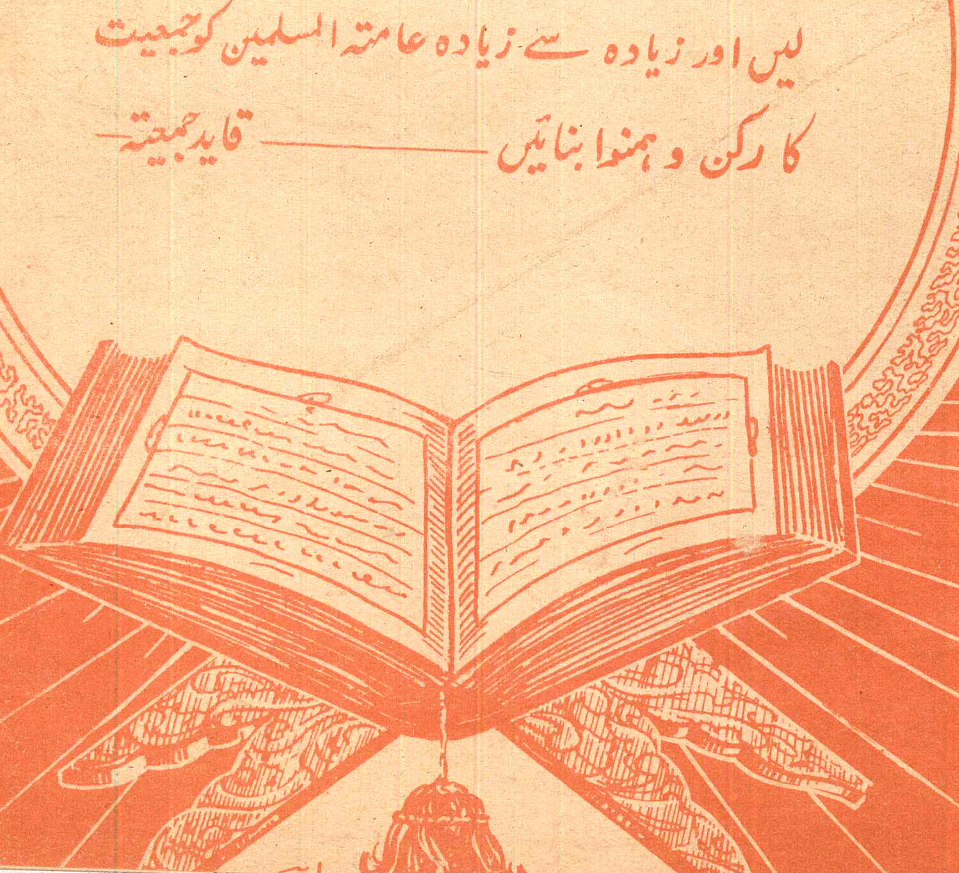

نعت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تجھ سے تاریکیاں مستقل چھٹ گئیں!
خاتم المرسلیں خاتم المرسلیں

تیری رحمت سے ہم کو اُجالا ملا!
ابنِ آدمؑ میں رُتبہ بھی بالا ملا!
تُو خُدا اور بندوں کے تھا درمیاں
تُو نے اوصافِ وحدت کیے ہیں بیاں
تو غلاموں، یتیموں کا تھا پاسباں
تجھ پہ کرتا ہے فخر آج سارا جہاں

تجھ سے تاریکیاں مستقل چھٹ گئیں!
خاتم المرسلیں خاتم المرسلیں

تو نے اکثر جہالت کو رخصت کیا
تو نے اکثر امارت کو رخصت کیا
تو صداقت اخوت کی تصویر تھا
تو مُساوات کی ایک تنویر تھا
تو محبت مروت کی تفسیر ہے
تو زمانے میں مومن کی جاگیر ہے

تجھ سے تاریکیاں مستقل چھٹ گئیں
خاتم المرسلیں خاتم المرسلیں

حضرت شفیق کوٹی

اکرام القادری

جمہوری اداروں کو فروغ

قومی اسمبلی کے سپیکر صاحبزادہ فاروق علی خان گذشتہ دنوں بلوچستان کے دورہ پر تشریف لے گئے۔ آپ نے حزب اختلاف کے بائیکاٹ پر جو گل افشانیٔ گفتار کا مظاہرہ کیا وہ کچھ اس طرح سے ہے:

"گذشتہ اجلاس میں انہوں نے (یعنی صاحبزادہ صاحب محترم نے) حزب اختلاف کے ایوان میں آنے اور کاروائی میں حصہ لینے کیلیے ہر قسم کی سہولت مہیا کی، لیکن حزب اختلاف کے ارکان نے ایوان میں آنے کی بجائے باہر رہنے کو ترجیح دی"

جناب صاحبزادہ نے اپوزیشن کی طرف سے سترہ تحاریک التواء کے نوٹسوں کا بھی تذکرہ کیا۔ آخر تک اپوزیشن کے اجلاس میں شریک ہونے کے انتظار کی زحمت گوارہ کرنے کا بھی شکوۂ بے جا کیا۔ آپ نے اس بات پر دلی دکھ کا اظہار کیا کہ اپوزیشن نے اپنے رویہ میں تبدیلی نہیں کی۔

صاحبزادہ فاروق علی خان نے بلوچستان کی حکومت کو مبارک باد دی کہ وہ جمہوری اداروں کو خوشگوار طریقہ سے چلانے کے لیے مثبت کردار ادا کر رہی ہے۔ آپ نے کہا کہ ترقیاتی میدان میں اگر بلوچستان کی مربوط کوششیں جاری رہیں تو بلوچستان بہت جلد اقتصادی ترقی کے اعتبار سے دوسرے صوبوں کے دوش بدوش کھڑا ہو جائے گا۔

صاحبزادہ فاروق علی خان قانون کی دنیا کے آدمی ہیں، قومی اسمبلی میں ان کے منصب کی بلندی کو بھی کوئی نہیں جھٹلا سکتا۔ حکمران پارٹی سے ہونے کے باوجود سپیکر کے منصب کا مسلمہ تقاضا ہے کہ حزب اختلاف اور حزب اقتدار سے مساویانہ سلوک کیا جائے۔ خود صاحبزادہ صاحب بھی وقتاً فوقتاً اور موقع بے موقع غیر جانبداری کی جنّت میں بسنے کا دعویٰ کرتے رہتے ہیں، مگر افسوس کہ انہوں نے اپنے مذکورہ بیان میں جس نوع کی سطحیت اور پیپلز پارٹی کی "عوامی ذہنیت" کا مظاہرہ کیا ہے وہ قابلِ تعجب اور حیرت زا ہے۔ آں محترم نے جس قسم کے خیالات کا مرقع سجایا ہے وہ ناجائز و یکطرفہ وکالت کا غماز ہے۔

شاید صاحبزادہ صاحب اس حقیقت سے آشنا نہیں؛ یا دانستہ اغماز و تجاہل سے کام لے رہے ہیں کہ حزب اختلاف کے بائیکاٹ کی بنیاد اصولوں اور حقائق پر ہے۔ حقائق کو نظر انداز کر کے جزوی اور وقتی "سہولتوں" کا سبز باغ اپوزیشن کے دُور رس رہنماؤں کے نزدیک کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔

محترم سپیکر اور ان کے قائد اگر اپوزیشن کو ایوان میں دیکھنے کے دل سے خواہاں ہوتے تو وہ یقیناً اپوزیشن سے کیے گئے وعدوں اور معاہدوں کا پاس و لحاظ کرتے۔ ہمارے نزدیک اصولی طور پہ اپوزیشن نے اسمبلی کے اجلاس میں شرکت سے کبھی انکار نہیں کیا۔ اپوزیشن اجلاس میں شرکت کیلیے ہر وقت تیار رہی ہے بشرطیکہ اپوزیشن کا اجلاس میں جانا سودمند ہو۔ بصورت دیگر اجلاس میں شرکت قیمتی وقت کے ضیاع کے مترادف ہے۔

اپوزیشن کے قاید مولانا مفتی محمود واشگاف الفاظ میں متعدد بار اعلان کر چکے ہیں کہ اگر اپوزیشن کو یقین دلایا جائے کہ اس کی بات پہ ٹھنڈے دل سے غور کیا جائے گا اور ۶ فروری کو کیے گئے معاہدے پر عمل درآمد کیا جائے گا تو اپوزیشن ایک منٹ کے لیے بھی اسمبلی سے باہر نہیں رہے گی۔ خدا جانے وہ "سہولتیں" کونسی تھیں جو محترم سپیکر اپوزیشن کو مرحمت فرما رہے تھے۔ کاش وہ اس ابہام کی توضیح اور اس اجمال کی تفصیل فرما دیتے۔

جہاں تک بلوچستان میں جمہوری اداروں کے فروغ مثبت کردار اور بلوچستان کی اقتصادیات پر خوشگوار اثر پڑنے کا تعلق ہے تو وہ کس سے مخفی ہے اور کون نہیں جانتا کہ بلوچستان میں جس قدر جمہوری اداروں کو عوامی حکومت کی "برکت" سے فروغ نصیب ہوا ہے شاید و باید۔

باقی صـ ۲۳ پر

ہفت روزہ
ترجمان اسلام
لاہور

جلد نمبر ۱۸ شمارہ نمبر ۳۱
جمعۃ المبارک ۸ راگست ۱۹۷۵ء یکم شعبان المعظم

سرپرست
مولانا عبید اللہ انور

رئیس الادارہ
اکرام القادری

مجلس ادارت
مولانا سعید احمد رائے پوری
سید مطلوب علی زیدی
عمیر الہاشمی

★ ★

بدل اشتراک
سالانہ ——— ۳۸ روپے
ششماہی ——— ۱۹ روپے
سہ ماہی ——— ۹/۵۰ روپے
فی پرچہ:
۷۵ پیسے

[illegible] پریس میں چھپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ سے شائع

ہر مسلمان کیلئے جماعتی زندگی بسر کرنا ضروری ہے

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب قریشی مدظلہٗ (سندھ) نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

مرتبہ: حسن رشید

دنیا میں ہمیشہ دو گروہ رہے ہیں ایک حق کی حمایت کرنے والا دوسرا مخالفت کرنے والا اور ارشادِ خداوندی ہے کہ ہم ہر ایک کی امداد کرتے ہیں۔ امداد کے معنی ہیں قوتِ توفیق استطاعت عمل اور سلامتی اعضاء۔

دیکھنا یہ ہے کہ کوئی گروہ اپنی قوتِ توفیق اور استطاعتِ عمل کہاں خرچ کرتا ہے۔ ایک فریق جہاد کرتا ہے کہ اسلام کا بول بالا ہو۔ اس کوشش میں وہ ہر قسم کی مشقت برداشت کرتا ہے۔ تکالیف اور مصائب اٹھاتا ہے۔ دوسرا فریق اہلِ حق کو تکالیف پہنچاتا ہے برائی کو پھیلاتا ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ استطاعت عمل دونوں کو حاصل ہے دونوں صاحب اختیار ہیں۔ لیکن جو شخص اشاعتِ حق کے لئے کوشش کرتا ہے کامیاب وکامران رہتا ہے۔ نصرتِ خداوندی ایک مومن کے شاملِ حال ہوتی ہے۔ جب کبھی بھی مومن [illegible] کام کرتا ہے فتح اور نصرت لازم ہے۔ البتہ کبھی کبھار دیر بھی ہو جاتی ہے [illegible] و آلام کی انتہا کے باوجود کامیابی نہیں ہوتی۔ یہاں تک کہ:

یقول الرسول والذین معه متی نصر الله۔

انبیاء کرام اور ان کے ساتھی بھی پکار اٹھتے ہیں کہ نصرتِ خداوندی کب آئے گی۔

نصرت اور فتح دو علیحدہ علیحدہ چیزیں ہیں:۔

فتح کا دارومدار اسلام پر ہے۔ اور نصرت کا دارومدار عملِ صالح پر ہوتا ہے۔ اعمال صالح ہوں تو نصرت فوراً آتی ہے۔ صرف ایک سُنّت (مسواک نہ کرنا) کی کمی کی وجہ سے قلعہ کی فتح میں دیر ہو سکتی ہے۔ اور سُنّت پوری ہونے پر قلعہ فتح ہو جاتا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ نصرتِ خداوندی کے حصول کے لئے اعمالِ صالح ضروری ہیں۔ باقی رہا تکالیف؟ تو رضائے الٰہی کا دارومدار تکلیف پر ہے مکلف کو تکلیف دی جاتی ہے۔ صحابہ کرامؓ مصائب میں گھرے رہے اور اس کے باوجود اللہ تعالیٰ سے راضی رہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی تھے۔

مومن صرف کام کرتا ہے نتیجہ کو نہیں دیکھتا۔ نتیجہ کا انتظار کئے بغیر کام کرتا رہتا ہے یہ ایک بہت بڑا درجہ ہے۔ ہر سورج کو گرہن لگتا ہے۔ اس کی روشنی زمین تک نہیں پہنچتی ہے مگر پھر بھی وہاں روشن رہتا ہے۔ اور اپنا سفر پورا کرتا ہے۔ مومن کی بھی یہی مثال ہے۔

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اب جماعتی کام نہیں ہوگا۔ یا کوئی کہتا ہے کہ اور نصیحت درکار نہیں ہے۔ تو یہ یہود و نصاریٰ کا عقیدہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ایسا عقیدہ رکھنے والوں پر لعنت بھیجی ہے۔ اور مسلمانوں سے فرمایا ہے کہ تم ایسے لوگوں سے میری پناہ مانگو اور ہدایت والوں کی جماعت میں شرکت کی طلب کرو۔

اھدنا الصراط المستقیم
صراط الذین انعمت علیھم
غیر المغضوب علیھم
ولا الضالین ۝

اس سے معلوم ہوا کہ ہر مسلمان کے لئے جماعتی زندگی بسر کرنا ضروری ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ من فارق الجماعة شبراً فقد خلع ربقة الاسلام من عنقه کہ جو جماعت سے بالشت بھر دور ہوا اس نے اسلام کی رسی اپنی گردن سے نکال دی۔

اگر ایسی جماعت نہ ہو تو ہر ایک پر لازم ہے کہ ایسی جماعت بنائے۔ مگر اللہ کا فضل ہے کہ پاکستان میں ایسی جماعت پہلے سے موجود ہے۔ جس کا عملی اور علمی رشتہ حضورؐ سے وابستہ ہے۔ جو شخص ایسی جماعت سے جدا ہوگا۔ من شذ شذ فی النار اس کے لئے فرمانِ رسالت ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو حق کی جماعت سے منسلک کرے۔ آمین ثم آمین

نوٹ:۔

حضرت نے یہ تقریر جمعیۃ طلباء اسلام پیر شریف کے اجلاس میں ۲۵ جون ۱۹۷۵ء کو فرمائی۔ اس اجلاس میں حضرت مولانا سعید احمد رائپوری مدظلہٗ اور سید مطلوب علی زیدی بھی شریک تھے۔

از مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود مدظلہ

اسلامی نظریاتی کونسل کی حالیہ سفارشات

ایک نظر میں

اسلامی نظریاتی کونسل نے اپنے حالیہ اجلاس میں جو فیصلے کیے ہیں ان میں چند باتیں ایسی سامنے آئیں ہیں جو سنجیدہ غور و فکر کی متقاضی ہیں مثلاً یہ کہ:

۱۔ ربٰو کا مکمل خاتمہ کیاجائے گا۔
۲۔ زکوٰۃ کا نظام رائج کیا جائے گا۔
۳۔ تعلیم کے نظام کو اسلامی تقاضوں کے ساتھ ہم آہنگ کیا جائے گا۔
۴۔ معاشرتی اصلاح و تبلیغ کے لیے حکومت کی طرف سے ادارہ قائم کیا جائے گا۔
۵۔ نماز کے اوقات میں ریڈیو اور ٹی۔وی سے اذان نشر کی جائے گی۔

یہ تمام امور بظاہر ایسے ہیں جن کا ہر مسلمان خیر مقدم کرے گا۔ کیونکہ پاکستان کے یوم تاسیس سے اسلامیان پاکستان ان امور کے بارہ میں مطالبات کرتے چلے آرہے ہیں، لیکن ان فیصلوں کا تعلق ایسے مسائل سے ہے جو دین اسلام میں بنیادی حیثیت کے حامل ہیں۔ اس لیے ان کے بارے میں گہرے سوچ و بچار اور سنجیدہ غور و فکر کی ضرورت ہے

مثلاً ربٰو (سُود) کے خاتمہ کا عزم انتہائی نیک اور مبارک ہے، لیکن اس کے خاتمہ کے لیے پاکستان میں مروج معاشی نظام، خصوصاً بینک سسٹم میں بنیادی تبدیلیاں کرنا ہوں گی۔ خصوصاً ربٰو (سود) کی تعریف کے سلسلہ میں فقہائے اسلام بالخصوص ائمۂ اربعہ رحمہم اللہ تعالیٰ عنہم کی تحقیقات کا وسیع مطالعہ کرنے کی ضرورت ہے۔

اور ہمیں خدشہ ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل اور اس کے ارکان شاید ایسی اہلیت نہیں رکھتے۔ کیونکہ کونسل کے ارکان کا تعین اہلیت کی بجائے سیاسی مصلحتوں اور بعض افراد اور گروپوں کو خوش رکھنے کی خاطر کیا گیا ہے۔ اور انہیں ملک کے اہل علم طبقے کا اعتماد قطعاً حاصل نہیں ہے۔ اس لیے ایسے اہم مسائل میں ان ارکان پر انحصار کرنے کی بجائے ملک کے جیّد اور فقیہ علماء کرام کا مشورہ لینا ضروری ہے، ورنہ خدشہ ہے کہ سودی نظام کو بیخ و بن سے اکھاڑ دینے کا عظیم کام پایۂ تکمیل تک نہیں پہونچ سکے گا اور معمولی سی سرسری تبدیلیاں کرکے (سودی نظام کی تمام بنیادی خرابیوں کو جوں کا توں رکھتے ہوئے) مسلمانانِ پاکستان کو یہ باور کرانے کی ناروا کوشش کی جائے گی کہ پاکستان میں سودی نظام ختم ہوگیا ہے۔ اور یہ بات یقیناً خلافِ حقیقت اور دھوکہ ہوگی۔

اسی طرح زکوٰۃ کے نظام کے سلسلے میں بھی یہ بات توجہ طلب ہے کہ موجودہ حکومت سے زکوٰۃ کو اس کے قرآنی مصارف پر خرچ کرنے کا کوئی قابل عمل و قابلِ اطمینان انتظام نہیں ہو سکے گا، کیونکہ موجودہ غیر اسلامی نظام میں مصارف ثمانیہ کی مدات کا الگ الگ تعین بہت مشکل امر ہے اور محکمہ اوقاف کی زیر تحویل مساجد کی آمدنی کو صرف کرنے میں سرکاری افسروں کی بے اعتدالیوں کا تجربہ سامنے ہے۔ اس لیے عامۃ المسلمین موجودہ صورت میں زکوٰۃ جیسی اہم عبادت کی ادائیگی کے سلسلہ میں حکومت کے نظام پہ اعتماد نہیں کریں گے اور جب تک زکوٰۃ کو اس کے صحیح مصارف پر صرف کرنے کا کوئی قابل اطمینان نظام قائم نہیں ہو جاتا مسلمان اس عبادت کو خطرہ میں ڈالنے کے لیے تیار نہ ہوں گے۔

جہاں تک معاشرے کی اصلاح اور تبلیغ کے لیے حکومت کی طرف سے خصوصی ادارہ کے قیام کا تعلق ہے اس پر بھی بھرپور اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ متعدد مساجد کو محکمۂ اوقاف کی تحویل میں دینے کے بعد وہاں کے خطباء کو کلمۂ حق کہنے سے باز رکھنے اور حکومت وقت کی مدح سرائی پر مجبور کرنے کے لیے جو حربے اختیار کیے گئے ہیں اور خدا کے گھروں کو بھی جس بے دردی کے ساتھ ریڈیو اور ٹی۔وی کی طرح سرکاری پروپیگنڈہ کا ذریعہ بنایا گیا ہے اس کے پیش نظر اس خدشہ کا اظہار بے جا نہیں ہوگا کہ اصلاح و تبلیغ کے نام سے قائم ہونے والا سرکاری ادارہ بھی سرکاری پروپیگنڈہ کا ایک شعبہ ہوگا اور اس کے ذریعہ حق و صداقت کی بات لوگوں تک پہونچانے کے بجائے اس شعبہ کے ارکان سے حکمرانوں کی مدح سرائی کا کام لیا جائے گا۔ نظام تعلیم کو اسلامی تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے والی بات بھی کچھ اس سے مختلف نہیں ہے۔ باقی رہی بات ریڈیو اور

باقی صـ۸ پر

جواہرات

ابو معاویہ نذیر احمد ملتان

جنّات کا وفدؓ

دربارِ رسالت میں؟

عمرو بن غیلان ثقفی کہتے ہیں میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ عرض کیا مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ اس رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جس رات جنات کا وفد دربارِ نبوت میں حاضر ہوا فرمایا ہاں عرض کیا۔ مجھے اس کا واقعہ بیان فرمائیے۔ فرمایا ایک بار ایسا ہوا کہ اہل صفّہ کے ایک ایک شخص کو ایک ایک آدمی رات کے کھانے پر اپنے ساتھ لے گیا میں باقی رہ گیا مجھے کسی نے اپنے ساتھ نہ لیا اتنے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا گذر ادھر سے ہوا تو فرمایا کہ کون؟ میں ابن مسعود ہوں۔ فرمایا: تمہیں کوئی ساتھ نہیں لے گیا؟ عرض کیا۔ جی نہیں! اچھا ہمارے ساتھ چلو ممکن ہے کہ تمہارے لیے کوئی چیز مل سکے۔ چنانچہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو لیا۔ حضرت امّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرہ تک پہونچے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مجھے باہر چھوڑ کر خود اندر تشریف لے گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد لونڈی آئی اس نے کہا ابن مسعودؓ! تمہارے کھانے کے لیے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو کچھ نہیں ملا، اپنی جگہ واپس لوٹ جاؤ۔ چنانچہ میں واپس مسجد میں آگیا میں نے مسجد کی کنکریاں جمع کرنی شروع کیں اور ان کا تکیہ بنا لیا اور کپڑا لپیٹ کر سو گیا۔ ابھی زیادہ وقت گذرنے نہ پایا تھا کہ لونڈی پھر آئی اور کہا ابن مسعودؓ تمہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یاد فرماتے ہیں۔ میں اس کے ساتھ ہو لیا۔ توقع تھی کہ کچھ کھانے کو ملے گا۔ جب میں در دولت پر پہونچا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم گھر سے نکلے۔ دست مبارک میں کھجور کی چھڑی تھی اسے میرے سینے میں چبھو کر فرمایا: میں جہاں جاؤں میرے ساتھ چلو گے؟ عرض کیا ماشاءاللہ تین مرتبہ یہی سوال و جواب ہوا۔ پھر آپؐ چلے میں بھی ساتھ ہو لیا۔ ہم بقیع الفرقد میں پہونچے تو آپؐ نے عصا مبارک سے ایک جگہ دائرہ کھینچ کر فرمایا اس میں بیٹھ جاؤ اور میری واپسی تک یہاں سے نہ ہٹنا۔ یہ فرما کر خود آگے تشریف لے گئے۔ مجھے کھجوروں کے درمیان سے آپ نظر آ رہے تھے۔ ابھی آپ میری نظر سے اوجھل نہیں ہو پائے تھے کہ یکایک سیاہ غبار اٹھا مجھے اندیشہ ہوا، غالباً رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی حادثہ پیش آگیا ہے، کیونکہ میرا خیال تھا کہ یہ بنو ہوازن کے لوگ ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کرنے کی سازش کر رہے ہیں۔ مجھے بھاگ کر لوگوں کو اطلاع کر دینی چاہیے لیکن مجھے یاد آیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہاں سے نہ ہٹنے کی تاکید فرمائی تھی۔

اتنے میں مجھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز سنائی دی۔ آپ اپنے عصا مبارک سے اشارہ کرتے ہوئے ان سے فرما رہے تھے: بیٹھ جاؤ۔ وہ لوگ بیٹھ گئے۔ اسی حالت میں سفیدہ صبح طلوع ہوا۔ بعدازاں وہ اٹھ کر چلے گئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا میرے بعد سو گئے تھے؟ عرض کیا۔ جی نہیں۔ واللہ پہلی بار تو بہت گھبرا گیا تھا۔ اور خیال ہوا کہ لوگوں کو جا کر اطلاع کر دوں مجھے گماں ہوا کہ یہ قبیلہ ہوازن کے لوگ ہیں جو خدانخواستہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو شہید کرنا چاہتے ہیں۔ اتنے میں میں نے آپ کی آواز سنی کہ آپ انہیں عصا مبارک سے دھکیل کر فرما رہے ہیں بیٹھ جاؤ۔ تب مجھے سکون ہوا۔ فرمایا: اگر تم اس دائرے سے نکل جاتے تو اندیشہ تھا کہ تمہیں اچک لیتے۔ اچھا یہ بتاؤ کوئی چیز تمہیں نظر بھی آئی؟ عرض کیا مجھے کالے رنگ کے آدمی نظر آئے جنہوں نے سفید کپڑے پہن رکھے تھے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ نصیبین کے جنات کا ایک وفد تھا۔ یہ لوگ مجھ سے توشہ اور خوراک کا سوال کر رہے تھے، میں نے ان کو ہڈی (کا توشہ ان کی ذات کے لیے اور) لید اور مینگنیوں کا توشہ (ان کے مویشیوں کے لیے) دیا۔ میں نے عرض کیا کہ یہ چیزیں ان کے کس کام آئیں گی؟ فرمایا:

”جو ہڈی بھی انہیں دستیاب ہوگی
اللہ تعالیٰ ان کے لیے اتنا ہی گوشت

باقی ص۸ پر

ترتیب: حافظ مقصود احمد

۱۴ اگست 1975

طالبین سلوک کے لیے دس راہ نما اصول

از افادات حضرت الامیر مولانا عبداللہ درخواستی دامت برکاتہم

انسان کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں قوت ملکیہ بھی ہے اور قوت بہیمیہ بھی۔ روحانی غذا میں اضافہ ہو تو قوت بہیمیہ کا غلبہ ہوتا ہے سلوک واحسان کے مختلف طریقے انسان کی قوت ملکیہ کو غالب کرنے کے لیے اختیار کیے گئے ہیں اور مرشد کامل اپنے مرید کو روحانی غذا مہیا کرکے اس کی قوت ملکیہ کو مضبوط کرنے کی سعی کرتا ہے۔ جو انسان تزکیۂ نفس کا ارادہ کرتا ہے اس کے لیے دس امور پر عمل کرنا ضروری ہے

التزام ذکراللہ

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔ ”تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا“ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ کا ذکر اتنی کثرت سے کے ساتھ کرو کہ تمہیں مجنون کہا جانے لگے۔

درحقیقت انسانی زندگی ہی اللہ تعالیٰ کی یاد سے عبارت ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی یاد سے محروم رہا۔ وہ کھاتا پیتا اور چلتا پھرتا بھی ہو پھر بھی جانور ہے، کیونکہ کھانا پینا تو جانوروں میں بھی پایا جاتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: افضل ترین ذکر کلمہ طیبہ کا ذکر ہے۔ بزرگان دین فرماتے ہیں یہ اس لیے کہ کلمہ طیبہ میں نفی اور اثبات دونوں کا ذکر ہے۔ اس ذکر کے ساتھ دل کی صفائی ہوتی ہے اور جو دل گناہوں کے زنگ سے آلودہ ہوجاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ان کے زنگ دُھل جاتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”ہر چیز کی ایک صفائی ہے اور دل کی صفائی اللہ کے ذکر سے ہے“

آپؐ نے ذکر بھی بتایا کہ:

سبحان اللہ وبحمدہٖ

سبحان اللہ العظیم۔

کا ذکر اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔ اسی طرح ہر نماز کے بعد ۳۳ بار سبحان اللہ، ۳۳ بار الحمد للہ ۳۴ بار اللہ اکبر، اگر صبح کو وقت ملے تو کم از کم ایک تسبیح لاالٰہ الااللہ، ایک تسبیح استغفراللہ اور ایک تسبیح درود شریف کی پڑھے اسی طرح صبح کی نماز کے بعد سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم اور سبحان اللہ والحمد للہ و لاالٰہ الا اللہ واللہ اکبر کا ورد بھی کرے۔

التزام شکر

دوسرا فریضہ التزام شکر کا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بے شمار ہیں ان کا شکر ادا کرے۔ آپؐ نے فرمایا کہ کھانا کھاتے وقت، کپڑے پہنتے وقت۔ سوار ہوتے وقت، سوتے وقت یا نیند سے بیدار ہوتے وقت اور اسی طرح جو نعمت بھی استعمال کی جائے اس وقت اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو۔ اور بات ضروری یاد رہے کہ ان مواقع پر خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے جو جملے ادا ہوئے ہیں وہی جملے ادا کرنے میں برکت ہے۔

التزام صبر

طالبین سلوک کے لیے تیسرا فرض التزام صبر ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے کہ:

”اے ایمان والو! صبر اور نماز کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرو۔

التزام صلوٰۃ

چوتھا فرض یہ ہے کہ فرض نمازوں کی پابندی کرے، کیوں کہ نماز قرب الٰہی کا ذریعہ ہے اور جامع عبادت ہے۔ اس میں ذکر بھی کثرت سے ہے اور شکر بھی موجود ہے۔

التزام شعائراللہ

پانچواں فرض یہ ہے کہ شعائراللہ کی تعظیم کرے۔ مثلاً ۱رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم، ۲ نماز ۳ قرآن کریم۔ ۴ بیت اللہ اور دیگر شعائراللہ کی تعظیم کرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے شعائر کی تعظیم کرتا ہے وہ دل کے تقوے کی وجہ سے کرتا ہے“

التزام خشیۃ

چھٹا فرض طالبین سلوک کے لیے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیں کیونکہ اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ”

"لوگوں سے نہ خوف کرو، بلکہ صرف مجھ سے ڈرو۔"

التزام حلال

ساتواں فرض یہ ہے کہ حلال کھانے کی پابندی کرے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ہمارے دیے ہوئے رزق میں سے حلال اور طیب چیزیں کھاؤ اور حلال اور طیب رزق کھانے سے ہی دراصل دل کی صفائی ہوتی ہے۔

اجتناب فضول النظر والکلام

آٹھواں فریضہ یہ ہے کہ فضول نگاہ بازی اور بے مقصد کلام سے اجتناب کرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"اے پیغمبر! صلی اللہ علیہ وسلم، مومنین سے کہدیں کہ وہ اپنی نگاہوں کو جھکا کر رکھیں اور شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔"

اور یہ فرمایا:

"جب بھی گفتگو کرو صاف اور کھری بات کہو۔"

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو شخص مجھے جبڑوں کے درمیان والی چیز (یعنی زبان) اور دونوں پاؤں کے درمیان والی چیز (یعنی شرمگاہ) کے صحیح استعمال کی ضمانت دے۔ میں اس کے لیے جنت کی ضمانت دیتا ہوں

اجتناب عن الزنا

نواں فریضہ یہ ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ولا تقربوا الزنا انہٗ کان فاحشہ زبان سے بے ہودہ گفتار اور شرکیہ کلام سے اجتناب ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو شخص اپنے فرج کی اور اپنی زبان کی حفاظت کرلیں تو اضمن لہٗ الجنۃ۔

التزام دُعاء

طالبین سلوک کے لیے دسواں فریضہ التزام دعا من اللہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اپنے رب کو عاجزی کے ساتھ اور مخفی طریقے سے پکارو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مختصر اور جامع دعائیں سکھائی ہیں۔ ان میں ایک یہ ہے

اللّٰھم عاقبتنا فی الامور
کلھا واجرنا من خزی الدنیا
و عذاب الاخرہ

اے اللہ! تمام امور میں ہمارا انجام بہتر کر اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے محفوظ رکھ

اسی طرح اچھے اخلاق کی دعا بھی سکھائی:

اللّٰھم اھدنی لاحسن
الاخلاق لا یھدی لاحسنھا
الا انت واعرف عن
سیئھا ولا یعرف عن
سیھا الا انت۔

"اے اللہ! مجھے اچھے اخلاق کی توفیق دے، کیونکہ تیرے سوا ان کی کوئی ہدایت نہیں دے سکتا، اور مجھے برے اخلاق سے بچا کیونکہ تیرے سوا ان سے کوئی نہیں بچا سکتا!"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح بیدار ہوتے وقت یہ دعا فرماتے تھے:

اللّٰھم قنی عذابک
یوم تبعث عبادک

اے اللہ! جب دن تیرے بندے دوبارہ اٹھائے جائیں مجھے اپنے عذاب سے بچا لینا۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

بقیہ: نظریاتی کونسل کی سفارشات

ٹی۔ وی سے نماز کے اوقات میں اذان نشر کرنے کی تو بظاہر یہ بات جتنی خوش کن ہے اتنے ہی خطرات اپنے اندر لیے ہوتے ہے۔ اس لیے عملاً اس سے بہت سی مشکلات پیدا ہو جائیں گی اس لیے کہ نماز کے اوقات ہر جگہ کے مختلف ہیں اور بعض جگہوں کا آپس میں نصف نصف گھنٹہ کا فرق ہے اور اس طرح ریڈیو اور ٹی وی سے اذان نشر کرنے سے دور دراز علاقوں خصوصاً دیہات کے سادہ لوح مسلمان غلط فہمیوں کا شکار ہوں گے اور ان کی نمازیں اور روزے یقیناً خراب ہوں گے۔ اس لیے یہ تجویز قطعاً نا قابل عمل ہے اور اصل بات یہ ہے کہ پاکستان میں جو نظام فرنگی دور سے چلا آرہا ہے اسے پورے کا پورا بدلے بغیر محض جزوی تبدیلیوں سے مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ اس کا اصل راستہ یہ ہے کہ ملک کے جید، فقیہ اور دیانت دار علماء کرام اور ہر شعبہ کے ماہرین کے مشترکہ گروپ قائم کیے جائیں۔ جو ہر شعبہ میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تبدیلیاں تجویز کریں اور ان کی سفارشات کی روشنی میں پورے کے پورے نظام کو ہمہ گیر اور انقلابی بنیادوں پر قرآن و سنت کے مطابق بنایا جاتے اور اس انقلابی عمل کے لیے یہ بات ضروری ہے کہ ملک کو خود غرض قیادت سے نجات ملے۔ اور ایسی قیادت نصیب ہو جو دین اور دنیا کے تقاضوں سے باخبر ملک و قوم کی عملی اصلاح کے جذبات سے سرشار اور ظلم و کفر کی اندرونی و بیرونی قوتوں سے نبرد آزما ہونے کا حوصلہ رکھتی ہو اس کے علاوہ ہمارے مسائل کا اور کوئی حل نہیں ہے۔

بقیہ۔ جنات کا وفد۔

پیدا فرمادیں گے جتنا کہ اس سے کھا لیا گیا تھا۔ جو لید اور گوبر ان کو ملے گا، اللہ تعالیٰ اس میں اتنا ہی غلّہ اور چارہ پیدا کر دے گا جتنے سے یہ لید اور گوبر بنا تھا۔ اس لیے تم لوگ نہ تو ہڈی سے استنجہ کرو اور نہ لید اور گوبر سے۔"

(آکام المرجان صلاحیۃ بحوالہ
دلائل النبوۃ اصفہانی)

ترتیب: عمیں الھاشمی

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

نام مبارک آپ کا عمرؓ ہے اور لقب فاروق کنیت ابوحفص ۔ نسب آپ کا نویں پشت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے ۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نویں پشت میں ایک نام کعب ہے ۔ کعب کے دو فرزند تھے مرہ اور عدی ۔ مرہ کی اولاد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور عدی کی فاروق اعظمؓ ۔

ولادت سراپا بشارت آپ کی واقعۂ فیل کے تیرہ برس بعد ہوئی ۔ عمر آپ کی بھی تریسٹھ برس ہوئی ۔ نبوت کے چھٹے سال ستائیس برس کی عمر میں اسلام لائے ۔ ان سے پہلے چالیس مرد اور گیارہ عورتیں مشرف با سلام ہو چکی تھیں ۔

رنگ آپ کا سفید مائل بہ سرخی تھا ، مگر قحط سالی میں ناموافق غذا کے استعمال سے رنگ میں سیاہی آگئی تھی ۔ رخساروں پر گوشت کم تھا ۔ قد مبارک [illegible] تھا جب لوگوں کے درمیان میں کھڑے ہوتے تو سب سے اونچے نظر آتے ۔ معلوم ہوتا کہ گویا سواری پر بیٹھے ہوئے ہیں ۔

بڑے بہادر اور بڑے طاقتور تھے ۔ اسلام سے پہلے جیسی شدت کفر میں تھی ، اسلام کے بعد ویسی ہی شدت اسلام میں ہوئی ۔ ان کے مسلمان ہو جانے سے دین اسلام کو بہت زیادہ قوت حاصل ہوئی ۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں منصب وزارت پر رہے ۔ اور حضرت صدیقؓ نے وزارت کے ساتھ ساتھ ان کو مدینہ کا قاضی بھی بنا دیا اور حضرت صدیق رضؓ کے بعد خلیفہ ہوئے ۔ اپنی خلافت میں جس قدر خدمت و اشاعتِ دینِ اسلام کی کی ۔ اور جیسی عظیم الشان فتوحات حاصل کیں ، ان کی مثال تاریخ عالم میں نہیں ملتی دس برس چھ مہینے پانچ دن تختِ خلافت کو زینت دی ۔ فجر کی نماز میں ابو لولو مجوسی غلام کے ہاتھ سے شہید ہوئے اور یکم محرم ۲۴ھ کو اس دار فانی سے رحلت فرمائی ۔ روضۂ نبویؐ میں حضرت صدیق کے پہلو میں مدفن پایا ۔

نکاح آپؓ نے کئی کئے ۔ لیکن بوقتِ خلافت صرف ایک بی بی تھیں جن سے بڑی محبت کرتے تھے ، مگر اس خیال سے ان کو طلاق دے دی کہ مبادا یہ کسی معاملہ مقدمہ میں کسی کی شفارش کریں ۔

پھر ۱۷ھ میں ام کلثومؓ بنتِ علیؓ سے جو کہ حضرت فاطمہ زہرہؓ کے بطن مبارک سے تھیں نکاح کیا اور خلاف عادت چالیس ہزار درہم مہر مقرر کیا ۔

اولاد آپ کی ام المؤمنین حضرت حفصہؓ عبداللہ ، عبیداللہ ، عاصم ، ابو شحمہ یعنی عبدالرحمٰن ، مجیر ہیں ۔

حالات قبلِ اسلام

خاندان قریش کے باوجاہت لوگوں میں سے تھے ۔ قریش کے شریف ترین لوگوں میں شمار کیے جاتے تھے ۔ زمانہ جاہلیت میں سفارت کا کام انہی کے متعلق تھا ۔ جب قریش کو کسی لڑائی میں یا کسی اور ایسے ہی موقع پر کسی سفیر کے بھیجنے کی ضرورت ہوتی تو یہی سفیر بنائے جاتے ۔ ابوجہل جو مکہ میں سردار تھا ان کا ماموں تھا ۔

حالات بعد اسلام قبلِ ہجرت

ان کا اسلام بھی رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ تھا ۔ کئی دن سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دعائیں مانگ رہے تھے کہ یا اللہ ! دینِ اسلام کو عمر بن خطاب سے عزت دے ۔ وہ دعائیں آپ کی مقبول ہوئیں اور مشیتِ الٰہی نے ان کو کشاں کشاں دربار نبوت میں پہنچا دیا ۔

مختصر واقعہ ان کے اسلام لانے کا یہ ہے کہ ایک روز یہ ابو جہل کی تحریص و ترغیب سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے شہید کرنے کے ارادے سے چلے ، راستے میں ایک صحابیؓ ملے ان کے تیور دیکھ کر ان کو کچھ شک ہوا ۔ انہوں نے پوچھا ۔ اے عمر ! آپ کہاں جا رہے ہیں ؛ انہوں نے صاف کہ دیا کہ تمہارے پیغمبر کے قتل کرنے کو ۔ اس صحابیؓ نے کہا اچھا ؟ پہلے اپنے گھر کی تو خبر لیجیے ۔ آپ کی بہن فاطمہ اور آپ کے بہنوئی سعید بن زید مسلمان ہو گئے ہیں ۔ جب یہ خبر ان کو ملی تو اپنی بہن کے گھر گئے اور اپنے بہنوئی کو بہت مارا کہ ان کے سر سے خون بہنے لگا اور ان کو زمین پر گرانا چاہا کہ گلا دبا دیں ۔ یہ دیکھ کر ان کی بہن سامنے آگئیں اور کہنے لگیں کہ

"ہم تو مسلمان ہو گئے۔ اب جو
تمہارا دل چاہے کرو۔"

یہ سن کر ایک خاص اثر ان کے دل پر ہوا اور اور اپنے بہنوئی کو چھوڑ دیا۔ اور بہن سے دریافت کیا کہ تم کیوں مسلمان ہو گئیں؟ انہوں نے ساری کیفیت بیان کی اور قرآنِ پاک کا ذکر کیا۔ حضرت فاروق اعظمؓ نے قرآنِ پاک سننے کی خواہش کی۔ ان کی بہن ایک ورق لے آئیں جس میں قرآن مجید کی آئتیں لکھی ہوئی تھیں۔ حضرت فاروق نے چاہا کہ خود ہاتھ میں لے کر پڑھیں، مگر ان کی بہن نے فوراً کہا

"اے بھائی اس کتاب کو ناپاک
لوگ نہیں چھو سکتے۔"

اس کے بعد قرآن شریف ان کو سنایا گیا۔ سورۂ طٰہٰ کی ابتدائی آیتیں تھیں۔ ان آیتوں کا سننا تھا کہ ایک انقلابِ عظیم ان کی طبیعت میں پیدا ہوا اور سر میں کفر کا سودا تھا اب اس میں اسلام کا سودا سمایا۔ اسی وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوئے۔

جب یہ مسلمان ہونے کے لیے حاضرِ خدمت ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند قدم اپنی جگہ سے چل کر معانقہ کیا اور ان کے سینہ پر تین مرتبہ ہاتھ پھیر کر دعا دی کہ اے اللہ! ان کے سینہ سے کینہ اور عداوت کو نکال دے اور ایمان سے بھر دے پھر جبریل امین مبارک باد دینے کے لیے آئے کہ یا رسولَ اللہ اس وقت آسمان والے ایک دوسرے کو حضرت عمرؓ کے اسلام لانے کی خوش خبری سنا رہے ہیں۔

۳ اس نازک اور پُر خطر وقت میں مسلمان ہوتے ہی اپنے اسلام کا اعلان کیا اور کافروں کے سامنے چند اشعار نظم کر کے پڑھے، کافروں نے ان کو گھیر لیا، لیکن باوجود تنہا ہونے کے انہوں نے بھی کافروں کو مارا۔ قریب تھا کہ کافر ان کو شہید کر دیں۔ کہ عاص بن وائل نے آ کر چھڑایا۔

۴۔ ان کے مسلمان ہوتے ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان کے ساتھ کعبہ میں نماز پڑھی اور روز بروز اسلام کی قوت و شوکت بڑھتی گئی۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ کا مسلمان ہو جانا فتح اسلام تھا۔ اور ان کی ہجرت نصرت الٰہی تھی اور ان کی خلافت اللہ کی رحمت تھی۔

۵۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ہجرت کر کے مدینہ گئے اور بڑی شان سے ہجرت کی۔ جب مکہ سے چلنے لگے تو کعبہ مکرمہ کا طواف کیا اور مجمع کفار کو مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اس وقت ہجرت کر رہا ہوں یہ نہ کہنا کہ عمرؓ چھپ کر بھاگ گیا جس کو اپنی بی بی کا بیوہ کرنا اور بچوں کا یتیم کرنا منظور ہو اس وادی سے نکل کر مجھے روک لے، مگر کسی کی ہمت نہ ہوئی۔ کہ کچھ جواب دیتا۔

ہجرت کے بعد کے حالات

ہجرت کے بعد سب سے بڑی خدمت مغازی کی تھی تو اس میں حضرت فاروق اعظمؓ سے کون سبقت لے جا سکتا تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تمام غزوات میں شریک رہے اور غزوہ میں پسندیدہ خدمتیں انجام دیں۔ مثال کے طور پر ملاحظہ ہو:

غزوۂ بدر

سب سے بڑا کام اس غزوہ میں یہ کیا کہ اپنے حقیقی ماموں عاص بن ہشام کو میدان جنگ میں اپنے ہاتھ سے قتل کیا۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباسؓ جو کافروں کے ساتھ میدان جنگ میں آئے تھے اور قیدیانِ بدر میں وہ بھی تھے۔ لوگوں نے ان کے قتل کا ارادہ کیا، مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاج کے خلاف دیکھ کر حضرت فاروقؓ نے پُر زور حمایت ان کی کی۔

حضرت عباس کے سوا اور سب قیدیانِ بدر کے بارے میں انہوں نے قتل کا مشورہ دیا۔ اور کہا کہ ہر مسلمان اپنے عزیز کو اپنے ہاتھ سے قتل کرے۔ اگرچہ عمل ان کی رائے پر نہ ہوا، مگر خدا کو ان کا مشورہ اس قدر پسند آیا کہ ان کی تائید میں آیتِ قرآنی اتری۔

غزوۂ اُحد۔

غزوۂ احد میں باوجود اس انتشار کے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت کی شہرت سے اور اسلامی فوج کے درمیان میں کافروں کے لشکر کے داخل ہو جانے سے پیدا ہو گیا، حضرت فاروق میدانِ جنگ سے نہیں ہٹے۔ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کوہِ احد پر تشریف لے گئے تو یہ بھی جانثاری کے لیے ہمراہ تھے اور ابو سفیان کی باتوں کا دندانِ شکن جواب بھی دیا۔

غزوۂ خندق۔

اس غزوہ میں خندق کی ایک جانب کی حفاظت ان کے سپرد تھی۔ چنانچہ اس مقام پر بطور یادگار کے ایک مسجد ان کے نام کی بعد میں بنائی گئی۔

غزوۂ بنی مصطلق

اس غزوہ میں مقدمۃ لشکر انہی کی ماتحتی میں تھا اور انہی نے کافروں کے ایک جاسوس کو گرفتار کر کے تمام خفیہ حالات دریافت کر لیے پھر اس جاسوس کو قتل کر دیا۔ اس واقعہ سے بڑا رعب کافروں پر طاری ہو گیا۔ اس غزوہ میں یہ خدمت بھی ان کے سپرد کر دی گئی کہ عین ہنگامۂ جنگ میں اعلان کر دیں کہ جو شخص کلمۂ اسلام، پڑھ لے گا اس کو امان دی گئی۔

غزوۂ حدیبیہ

اس غزوہ میں غیرت ایمانی اور حمیتِ دینی کا ایک ایسا غلبہ حضرت فاروق پر تھا کہ مغلوبانہ صلح پر کسی طرح راضی نہ ہوتے تھے اور اسی جوش میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کے کہا کہ آپ خدا کے سچے نبی نہیں ہیں، کیا ہم حق پر اور ہمارا دشمن باطل پر نہیں ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ سب صحیح ہے تو کہنے لگے کہ ہم پھر کیوں دب کر صلح کریں۔ اپنی اس گفتگو پر بعد میں بہت نادم ہوئے اور فرماتے تھے کہ میں نے بہت روزے رکھے، نمازیں پڑھیں، خیرات دی، غلام آزاد کیے تاکہ اس غلطی کا کفارہ ادا ہو جائے یہاں تک کہ مجھے یقین ہو گیا کہ میں نے اچھی بات کی تھی۔ (گستاخی نہ تھی)

حدیبیہ سے لوٹتے وقت جب سورۃ انا فتحنا لک نازل ہوئی جو صحابۂ کرام کے قلوب کے لیے جو اس مغلوبانہ صلح سے زخمی ہو گئے تھے بہترین مرہم ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہی کو سنائی کیونکہ اس میں بڑی خوشخبری اور فضیلت انہی کے لیے ہے۔

(دیکھو تفسیر آیہ دعوت اعراب وغیرہ)

غزوۂ خیبر

اس غزوہ میں میمنہ لشکر کے افسر یہی تھے اس لڑائی میں ہر شب کو ایک ایک صحابیؓ پہرہ دیتے تھے جس شب میں ان کی باری تھی انہوں نے ایک یہودی کو گرفتار کیا اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے۔ اس سے تمام کچھ حالات خیبر کے معلوم ہو گئے اور یہی چیز فتح خیبر کا بہترین ذریعہ بنی۔

خیبر میں ایک روز یہی قلعۂ خیبر کے فتح کرنے کے لیے بھیجے گئے، اگرچہ اس روز قلعہ فتح نہیں ہوا، مگر اس میں کیا شک ہے کہ یہودیوں کا زور بہت ٹوٹ گیا۔

غزوۂ حُنین

اس غزوہ میں جماعت مہاجرین کا ایک جھنڈا ان کے سپرد ہوا جس سے اس امر کا اظہار ہوا کہ جماعت مہاجرین کی سرداری ان کو عطا فرمائی گئی۔

اسی طرح تمام غزوات میں کارہائے پسندیدہ انجام دیتے رہے۔ ۷ھ میں ان کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس سواروں کے دستہ پر افسر بنا کر ہوازن کی طرف بھیجا۔

متفرقات

۱۔ فتح مکہ کے بعد انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کعبہ میں اعتکاف کرنے کی یا عمرہ ادا کرنے کی اجازت طلب کی۔ اجازت دینے کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسا کلمہ نوازش و اکرام کا فرمایا کہ خود حضرت فاروق کہا کرتے تھے کہ اس کلمہ کے عوض میں اگر ساری دنیا مجھے مل جائے تو میں خوش نہ ہوں گا۔ وہ کلمہ یہ تھا:

یا اخی ثبنالشئ من
دعائك ولا تنسانا

"یعنی اے میرے بھائی اپنی دعا میں ہم کو بھی شریک رکھنا۔ ہم کو بھول نہ جانا"

۲۔ نفاق اور منافقین سے آپ کو اس قدر نفرت تھی کہ جہاں کسی سے اس قسم کی کوئی بات صادر ہوتی تھی، فوراً مشتعل ہو جاتے تھے اور کہتے تھے کہ یا رسول اللہ! اجازت دیجیے تو اس منافق کی گردن اُتار دوں۔

ایک مرتبہ ایک منافق کا اور ایک یہودی کا کچھ جھگڑا تھا دونوں فیصلہ کے لیے ان کے پاس گئے۔ یہودی نے کہ دیا کہ اس معاملہ کا فیصلہ حضرت ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کر چکے ہیں، مگر یہ شخص اس فیصلہ سے راضی نہیں ہوا۔ اس لیے آپ کے پاس آئے ہیں۔ آپؓ نے فرمایا اچھا ٹھہرو! میں فیصلہ کیے دیتا ہوں اور گھر کے اندر جا کے تلوار لے آئے اور اس منافق کی گردن اڑا دی۔ اور فرمایا:

"جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ پر راضی نہ ہو، اس کا فیصلہ میں اس طرح کرتا ہوں"

جب رئیس المنافقین عبد اللہ بن ابیّ مرا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے بیٹے کی خاطر سے جو مخلص شخص تھے اس کی نماز جنازہ پڑھنے کا ارادہ کیا تو انہوں نے بہت روکا۔ گو اس وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بوجہ وعدہ کر لینے کے نماز جنازہ پڑھ دی، مگر بعد میں آیت اتری:

لا تصلِّ علی احد منهم
مات ابدا ولا تقم
علی قبرہٖ

"یعنی۔ اے نبی کوئی منافق مر جائے تو آپ اس کی نماز جنازہ نہ پڑھیں اور اس کی قبر پر بھی نہ کھڑے ہوں"

۳۔ اکثر وحی الٰہی آپ کی رائے کی تائید میں نازل ہوتی تھی۔ قیدیان بدر کے متعلق، منافقوں کی نماز جنازہ کے متعلق، ازواج مطہرات کے پردہ کے متعلق، مقام ابراہیم کو مصلےٰ بنانے کے متعلق، شراب کے حرام کیے جانے کے متعلق وغیرہ وغیرہ انہی کی تائید قرآن مجید میں کی گئی۔ بعض علماء نے مستقل تصانیف اس بارہ میں کی ہیں۔ تمام ان آیات کو جمع کیا ہے جو آپؓ کی موافقت میں نازل ہوئیں۔

۴۔ آپ کی صاحبزادی حضرت حفصہ رضی اللہ تعالٰی عنہا ام المومنین تھیں۔ ایک مرتبہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو طلاق رجعی دی، مگر حضرت فاروق رضؓ

کو ذرا ناگوار نہ گذرا ۔ بالآخر بذریعہ وحی الٰہی کے آنحضرتؐ کو حکم ملا کہ حفصہ سے رجوع کیجیے ۔ ایلا کے واقعہ میں ذرا طرف داری اپنی بیٹی کی نہ کی ، بلکہ ان سے صاف کہ دیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اگر تم سے ناخوش رہے اور طلاق دے دی تو میں اپنے گھر میں تم کو نہ رکھوں گا ۔

۵ ۔ جب حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا زمانہ آیا تو ان کی کمال اطاعت کی اور بڑے ادب کے ساتھ ان کی خدمت میں رہے ۔ ان کو بہت خوش رکھا ۔

۶ ۔ حضرت صدیقؓ نے اپنے آخر وقت میں ان کے لیے خلافت نامہ لکھوایا اور فرمایا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ۔ آپؐ فرماتے تھے کہ عمر سے بہتر کسی شخص پر آفتاب نے طلوع نہیں کیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے کہوں گا کہ اے پروردگار ! اس وقت جو تیری مخلوق میں سب سے زیادہ بہتر تھا اس کو خلیفہ بنا کے آیا ہوں ۔ پھر ان کی استقامت کے لیے بہت دعا مانگی اور ان کو بہت سی نصیحتیں فرمائیں جو ان کی زندگی بھر کا دستور العمل رہیں ۔

حضرت صدیقؓ نے خلافت نامہ لکھوانے سے پہلے عام رائے کا اندازہ بھی کر لیا تھا ۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ حضرت عثمان وغیرہ سے دریافت کرنا اسی مقصد سے تھا ۔

پھر خلافت نامہ حضرت صدیقؓ نے اپنے غلام کو دیا کہ جاؤ مجمع میں سنا دو اور خود بالاخانہ جا کر مجمع سے مخاطب ہو کر فرمایا :

" اے لوگو ! میں نے اپنے کسی عزیز قریب کو خلیفہ نہیں بنایا ، بلکہ عمر بن خطاب کو بنایا ہے ۔ کیا تم سب اس پر راضی ہو ؟ سب نے کہا سمعنا و اطعنا ۔

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خلافت

آپ کی خلافت خدا کی قدرتِ کاملہ اور رحمت واسعہ کا ایک عجیب نمونہ تھی ۔ جو جو کمالات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم و تربیت نے ان کی ذات والا میں پیدا کر دیئے تھے ان کے ظہور کا پورا موقعہ زمانہ خلافت ہی میں حاصل ہوا ۔

جو جو وعدے حق تعالیٰ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیے تھے ، جو جو پیشینگوئیاں قرآن و حدیث میں تمکینِ دین اور ظہور ہدایت اور فتوحات کی مذکور ہیں وہ باحسن وجوہ آپؓ کی خلافت میں مکمل ہوئیں ۔

اگر آپ کے عہدِ خلافت کے کارنامے اور آپ کے ظاہری و باطنی کمالات بالاجمال بھی بیان کیے جائیں تو ایک دفتر چاہیے ۔

اگر ان کے عدل و انصاف اور ملکی انتظامات اور فتوحات پر نظر ڈالی جاتی ہے تو حیرت ہوتی ہے کہ وہ کام انہوں نے کیے جن کا کوئی نمونہ دنیا میں ان سے پہلے موجود نہ تھا اور اگر ان کی دینی خدمت اور روحانی کمالات کو دیکھا جاتا ہے تو آنکھیں خیرہ ہو جاتی ہیں اور صفحات تاریخ میں اس جامعیت کی کوئی مثال نہیں ملتی سچ تو یہ ہے کہ ان کا ہر ہر رونگٹا اپنے مرشدِ برحق صلے اللہ علیہ وسلم کے سید الکل فی الکل اور امام الانبیاءؑ والمرسلین ہونے کی شہادت ساری دنیا کے سامنے ادا کر گیا ۔

عام اخلاق وحالات

۱ ۔ ۱۳ھ میں حضرت صدیقؓ کی وفات کے بعد مسند آرائے خلافت ہوئے ۔ اور تھوڑے ہی دنوں میں ایک چھوٹی سی اسلامی ریاست کو ملک عظیم بنا دیا ۔ جیسا کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو پہلے ہی بذریعہ وحی کے اطلاع دی گئی تھی ۔

۲ ۔ مزاج مبارک میں سختی زیادہ تھی غصہ جلد آجاتا تھا ۔ بالکل حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سی کیفیت تھی ، مگر اس کے ساتھ ہی دو صفتیں عجیب و غریب تھیں ۔ اوّل یہ کہ اپنی ذات کے لیے کبھی غصہ نہ آتا تھا دوم یہ کہ عین اشتعال کی حالت میں کوئی شخص اللہ کا نام پاک آپ کے سامنے لیتا یا قرآن مجید کی کوئی آیت پڑھ دیتا تو فوراً غصہ دفع ہو جاتا ، گویا تھا ہی نہیں ۔

جب آپ خلیفہ ہوئے لوگ آپ کی سخت گیری سے اس قدر خوف زدہ ہوئے کہ گھروں سے باہر نکل کر بیٹھنا چھوڑ دیا ۔ یہ حالت دیکھ کر آپؓ نے خطبہ پڑھا اور اس خطبہ میں فرمایا :

" اے لوگو ! میری سختی اس وقت تک تھی جب تک کہ تم لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حضرت صدیقؓ کی نرمیوں اور مہربانیوں سے فیض یاب تھے ۔ میری سختی ان کی نرمی کے ساتھ مل کر اعتدال کی کیفیت پیدا کر دیتی تھی ، مگر اب میں ہی تمہارا والی ہوں ۔ اب میں تم پر سختی نہ کروں گا ۔ اب میری سختی صرف ظالموں اور بدکاروں پر ہو گی "

اسی خطبہ میں فرمایا :

" اے لوگو ! اگر میں سنتِ نبویؐ اور سیرت صدیقیؓ کے خلاف کوئی حکم دوں تو تم کیا کرو گے ؟ لوگ کچھ نہ بولے ۔ پھر دوبارہ آپ نے یہی ارشاد فرمایا تو ایک نوجوان تلوار کھینچ کر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا کہ فعلنا ھکذا ۔ یعنی اس طرح تلوار سے سر کاٹ دیں گے ۔ اس پر آپؓ

محمد فاروق قریشی

کے قلم سے

بلوچستان کی ڈائری

”عوامی حکومت کے عوامی سردار“

گذشتہ دنوں جمعیتہ طلبہ اسلام پاکستان کے سرپرست اعلیٰ مولانا سید احمد رائے پوری بلوچستان کے پندرہ روزہ دورے سے واپسی پر بلوچستان میں عوامی حکومت کے مظالم کی جو داستان سنائی اس سے ارباب اقتدار کے جھوٹے اور بے سروپا دعووں کی قلعی کھل جاتی ہے ان المناک واقعات وحالات سے یہ بات واضح طور پر سامنے آجاتی ہے کہ ”عوامی حکومت“ بلوچستان کے غیور، بہادر اور اسلام کے نام پر مر مٹنے والے غریب و پسماندہ عوام کو مسلسل تختۂ مشق ستم بنائے ہوئے ہے۔ ان ستم رانیوں اور ستم کیشیوں کی داستان خونچکاں سے چند واقعات ہم قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

عوامی حکومت کے عوامی سردار

عوامی حکومت نے اپنے عوامی ہونے کی رعایت سے بلوچستان کے خونیں سرداروں کے لئے عوامی سرداروں کی مضحکہ خیز اصطلاح وضع کی ہے۔ ان ”عوامی سرداروں“ کو ”عوامی حکومت“ کی طرف سے جو فرائض تفویض کئے گئے ہیں وہ یہ ہیں کہ ٹھیکیداریوں اور دیگر ناجائز مراعات کے صلے میں عوام پر اس قدر ظلم و ستم توڑے جائیں کہ بلوچستان کے باشعور عوام عوامی حکمرانوں کی عیاشیوں اور من مانیوں کے خلاف نحیف سے نحیف آواز بھی بلند نہ کر سکیں۔

بلوچستان کے عوامی سرداروں کا اگر تجزیہ کیا جائے تو نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ علاقے کے ایسے ”شریف بدمعاش“ کو ”عوامی سردار“ ہونے کا ”اعزاز“ بخشا جاتا ہے۔ جو اپنے قہرمانی اثر و رسوخ اور شاطرانہ چالوں سے روزانہ دو چار معصوم انسانوں کو قتل کرانے میں جھجک محسوس نہ کرتا ہو۔ یہ عوامی سفید ہاتھی بہت سے بے گناہ مفلوک الحال افراد پر ہزاروں روپے جرمانہ اس لئے کر دیتے ہیں کہ ان کے یہ زبردستی کے مجرم حکومت کے ”باغیوں“ کا پتہ بتاتے ہیں ان سے تعاون نہیں کرتے اس ظلم سے ان حلال خوروں کا مقصد سرکار دولت مدار کی خوشنودی حاصل کرنا اور مراعات حاصل کرنا ہے۔

صوبائی انتظامیہ کی بے بسی

ان عوامی سرداروں کے پالتو مسلح غنڈے ہروقت دندناتے پھرتے ہیں۔ ان غنڈوں کے سامنے صوبائی انتظامیہ نہ صرف بے بس ہے بلکہ اغماض سے کام لیتی ہے یہاں تک کہ صوبائی وزرا سوائے کار پر جھنڈا لہرانے اور طاؤس و رباب کی محفلیں سجانے کے کچھ نہیں کر سکتے۔ اگر ہم عقیدہ تناسخ کے قائل ہوتے تو کہا جا سکتا تھا کہ فراعنۂ مصر اور نماردۂ بابل و نینوا کی ارواح ان عوامی سرداروں میں حلول کر گئی ہے بعض عمر رسیدہ بلوچستانی عوام کا کہنا ہے کہ ہم نے انگریزی دور کے سرداروں کے مظالم بھی سہے ہیں۔ لیکن عوامی دور کے ان سرداروں نے ہلاکو اور چنگیز کی داستان جبر و قہر بھی مات کر دی ہے۔

ان سرداروں کی عقربی فطرت کا یہ عالم ہے کہ اپنوں کو بھی ڈسنے سے باز نہیں آتے تازہ واقعہ ہے کہ ایک عوامی سردار نے غنڈوں کے ذریعہ اپنے بھائیوں کی جائیداد پر قبضہ کر لیا۔ اسی ”نامی سردار“ کی آتش غضب اسقدر بھڑکی کہ اپنے بھائی کی گندم کے بہت بڑے کھلیان کو نذر آتش کر دیا۔ بلوچ روایات کے برعکس ان کی عورتوں پر بھی مظالم ڈھائے گئے۔ جس سے وہ بے ہوش ہو گئیں انتہا یہ کہ ان بے نواؤں کو ہسپتال میں داخلہ سے بھی روک دیا گیا۔

ایک سکول ماسٹر کو محض اس جرم میں اغوا کر لیا گیا کہ وہ جمعیتہ علماء اسلام کے ساتھ اپنی ہمدردیاں رکھتا تھا۔ بلوچستان کے علماء کی اکثریت جو جمعیت علماء اسلام سے وابستہ ہے انہیں جمعیتہ سے وابستگی ختم کرنے کے احکامات ہر روز جاری کئے جا رہے ہیں۔ بصورت دیگر انہیں معاشی پریشانیوں میں مبتلا کر کے ان کے حوصلے پست کئے جاتے ہیں۔ تاکہ یہ حق و صداقت کی راہ چھوڑ کر طاغوتیت سرکشی کی راہ اختیار کر لیں۔

لیکن قابل صد مبارک باد ہیں۔ یہ شمس الدین شہید کے رفقاء کار جنہیں موجودہ دور کے یہ تاتاری و نازی شاہزادہ دعوت اور

عزیمت سے متزلزل نہیں کرسکے۔

مینگل مری اور بزنجو قبائل

مینگل، مری اور بزنجو قبائل پر ہر وقت فوجی دستے متعین ہیں۔ ان بہادر قبائل کے جی دار افراد وقتاً فوقتاً ان کی گولیوں کا نشانہ بنتے رہتے ہیں اس کے علاوہ عوام کی تقریباً تین چار لاکھ بھیڑیں زبردستی چھین لی گئیں۔ یہی ان عوام کی اصل پونجی ہے ان کی خوراک کے تمام راستے مسدود کئے جا رہے ہیں۔

ان لوگوں نے دس دس بارہ بارہ دن تک فاقہ کشی کی۔ مجبوراً انہیں گھاس کھا کر زندہ رہنا پڑا۔

فیڈرل سیکورٹی فورس

بلوچستان کے ہر چھوٹے بڑے شہر اور قصبے میں فوج، فیڈرل سیکورٹی فورس اور لیویز کے جوان میدان جنگ کی سی صورت حال کا نقشہ پیش کر رہے ہیں۔ کوئٹہ شہر میں ہر طرف لیویز کے جوان نظر آتے ہیں۔

صوبہ کا امن و امان تہہ و بالا ہو کر رہ گیا ہے۔ کوئٹہ کالج میں صوبائی وزیر سیف اللہ پراچہ تقریر کرنے آئے تو ان کی تواضع ٹماٹروں اور پیاز سے کی گئی۔ دو فوجی جن میں ایک کرنل بھتا کے مارے جانے کی خبر بھی گرم ہے۔ پکڑ دھکڑ کا سلسلہ جاری ہے۔

چمن کو جاتے ہوئے دو ٹرک دن دہاڑے لوٹ لئے گئے۔ مگر غنڈے محفوظ ہیں۔

اشیائے ضرورت اور عوام

اشیائے ضرورت کا ملنا اس قدر محال ہو گیا ہے کہ غریب عوام کو پیٹ بھر کر روٹی بھی نصیب نہیں ہوتی۔ کوئٹہ شہر میں آٹا ۸۵ روپے من فروخت ہو رہا ہے۔ دیہاتوں کی حالت اس سے بھی ابتر ہے بے روزگاری انتہا کو پہنچی ہوئی ہے۔ تعلیمی ادارے ویران ہیں۔ ہر جگہ دفعہ ۱۴۴ کی فرمانروائی ہے۔

صوبائی حکومت وڈیروں کو مزید وڈیرا اور عوامی بنانے کے لئے ٹھیکے تقسیم کرنے کے فرائض انجام دے رہی ہے۔ انتظامیہ میں سیاسی مقاصد حاصل کرنے کے لئے دھڑا دھڑ بھرتی کی جا رہی ہے۔ جس کا اثر صوبہ کی معیشت پر بری طرح پڑ رہا ہے۔

اس عمل کو انتظامیہ پر کام کے دباؤ کو کم کرنے کا نام دیا جا رہا ہے۔ مگر حالات روز افزوں بد سے بدتر ہیں۔ وسیع و عریض زمینیں معمولی توجہ سے سونا اگل سکتی ہیں۔ ان کی طرف بالکل توجہ نہیں دی جا رہی۔ ان زمینوں کو آبپاشی کے مواقع فراہم کر کے صوبہ کی معیشت کو ترقی دی جا سکتی ہے۔ لیکن نہیں!! بعض مقامات پر ۲½ انچ کے ٹیوب ویل نصب کئے گئے ہیں۔ جو ان زمینوں کی نسبت سے بہت کم ہیں۔ یہ ہے بلوچستان میں عوامی حکومت کے مظالم کی داستان کا ایک ورق جس کے آئینہ میں عوامی حکومت اور اس کے "عوامی سرداروں" کا "حسین و جمیل" چہرہ!

شہرۂ آفاق کتاب

"موت کا منظر" کے بعد

خواجہ محمد اسلام کی نئی کتاب

"جنت کا منظر"

مطالعہ کیجئے

ادارۂ اشاعت دینیات

انارکلی ○ لاہور ○ پاکستان

زاہد الراشدی

نئی رکن سازی کا آغاز

مرکزی ناظم انتخابات محترم جناب قاری نور الحق صاحب قریشی ایڈووکیٹ کے اعلان کے مطابق یکم شعبان المعظم مطابق ۹۔ اگست بروز ہفتہ ملک بھر میں آئندہ سہ سالہ مدت کے لیے جمعیۃ علماء اسلام کی رکن سازی کا آغاز ہو رہا ہے رکن سازی کا یہ سلسلہ ۹۵ھ کے آخر تک جاری رہے گا۔ آئندہ ہجری سال کے آغاز پر ضلعی انتخابات ہوں گے۔ پھر صوبائی انتخابات کا مرحلہ آئے گا اور جمادی الاولیٰ میں انشاء اللہ العزیز مرکزی انتخابات عمل میں آئیں گے اور اس کے ساتھ ہی سہ سالہ تنظیم نو کی مہم انجام پذیر ہوگی

مرکزی ناظم انتخابات نے صوبائی اور پنجاب میں ڈویژنل سطح پر معاون نظماء انتخابات کا تقرر کر دیا ہے اور وہ خود نظماء انتخابات سے رابطہ کے لیے راقم الحروف کی معیت میں ملک بھر کا دورہ کر رہے ہیں اس موقع پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ رکن سازی کی اہمیت اور اس کے طریقِ کار کے بارے میں کچھ ضروری باتیں کارکنان جمعیۃ علماء اسلام کے گوش گزار کر دی جائیں تاکہ وہ پوری دل جمعی کے ساتھ اس اہم ذمہ داری کی تکمیل کیلئے سرگرم عمل ہو سکیں

۱ ملک کی موجودہ صورت حال سب کے سامنے ہے کہ ۴۷ء کا پاکستان نااہل اور خود غرض قیادت کی غلط کاریوں، اسلام کے عادلانہ نظام سے انحراف اور کفر و الحاد اور عیاشی و فحاشی کی ترویج کے نتیجہ میں اپنی نظریاتی و جغرافیائی حدود سے محروم ہو چکا ہے اور ۷۱ء کے آخر سے ایک نیا پاکستان معرضِ وجود میں آیا ہے جسے جناب ذوالفقار علی بھٹو اور ان کا پشت پناہ ملکی و بین الاقوامی گروہ اپنے ڈھب پر چلانے کے لیے ہر جائز و ناجائز حربہ اختیار کیے ہوئے ہے اور ان کی کوشش یہ ہے کہ اس خطہ میں موجود تمام مزاحم قوتوں کو کچل کر اس مظلوم سرزمین کے مظلوم عوام کو اس طرح جکڑ لیا جائے کہ ان کے لیے اس گروہ کے ہر اقدام کو قبول کیے بغیر کوئی چارہ کار نہ رہے بلوچستان پر فوج کشی، سرحد اور بلوچستان میں کٹھ پتلی حکومتوں کا قیام، آزاد کشمیر میں الیکشن کے نام پر من چاہے افراد کی سلیکشن ملک بھر میں دفعہ ۱۴۴ ڈی۔ پی آر اور امتناعی قوانین کا بے تحاشہ اور اندھا دھند استعمال سیاسی قیدیوں کے ساتھ انسانیت سوز سلوک محب وطن راہ نماؤں کیخلاف، ریڈیو۔ ٹی۔ وی اخبارات کا کردار کش پراپیگنڈا، ذرائع ابلاغ پر حکمران پارٹی کا مکمل کنٹرول اور حکمران پارٹی کا عوام اور سیاستدانوں کے ساتھ کیے گئے ہر وعدہ سے انحراف ایک ہی سلسلہ کی مختلف کڑیاں ہیں اور تمام اقدامات کا مقصد صرف یہی ہے کہ پاکستان میں سیاسی و جمہوری عمل کو ہمیشہ کے لیے دفن کر کے ایک فرد اور اس کے پشت پناہ گروہ کو اس ملک کی قسمت کا مالک بنا دیا جائے اور اس ملک میں آزادی انصاف اور حقوق کی بات کرنے والا کوئی گروہ، جماعت فرد یا ادارہ باقی نہ رہنے دیا جائے۔

۲ پاکستان میں نافذ سیاسی، معاشی، تعلیمی اور قانونی نظام کی تباہ کاریوں کا یہ عالم ہے کہ اس نظام میں حقوق یا انصاف کے حصول کا تصور بھی مشکل ہے سیاسی ظلم و جبر نے ہر شخص کے ہونٹوں پر سکوت کی مہر ثبت کر دی ہے معاشی عدم مساوات اور لوٹ کھسوٹ نے ملک کی غالب اکثریت کو بھوک اور افلاس کا شکار کر دیا ہے اور اس لوٹ کھسوٹ کو عملاً اور زیادہ ہولناک بنا کر اسلام سے برگشتگی کی راہ ہموار کی جا رہی ہے تعلیمی نظام کی کیفیت یہ ہے کہ آج کے طالب علم کیلئے خدا و رسول کے احکامات سے واقف ہونا تو کجا مروجہ نصاب سے بھی وہ کوسوں دور ہے اور آج ڈگریاں، رشوت اور سفارش کے راستے سے ملتی ہیں اور قانونی نظام کی ستم ظریفیوں کا یہ حال ہے کہ فرنگی کا نافذ کردہ قانون معاشرہ کو جرائم سے پاک کرنے کی بجائے ان کی جڑیں مضبوط کرنے میں مصروف ہے اور جرائم کی بیخ کنی کے راستہ میں یہ فرنگی قانون خود ایک بڑی رکاوٹ بن کر رہ گیا ہے۔

۳ اس صورت حال سے عہدہ برآ ہونے فرنگی نظام کو ختم کر کے اس کے کھنڈرات پر اسلام کے عادلانہ نظام کی مستحکم عمارت تعمیر کرنے اور ملک کو درپیش مشکلات سے نمٹنے کے لیے وہی جماعت فیصلہ کن کردار ادا کر سکتی ہے جو ملک کے ہر گوشہ میں یکساں اثر و رسوخ رکھتی ہو ظلم و جبر کے نظام کو چیلنج کرنے اور قربانی دینے کا حوصلہ رکھتی ہو۔

۲ - اس کی قیادت اسلامی نظام کے تمام پہلوؤں اور موجودہ دور کے تقاضوں سے کماحقہ باخبر ہو

۳ - اس کے کارکن دین اور قوم کی خدمت کے جذبات سے سرشار ہوں اور وہ جماعت خوف و خطر کی پرواہ کیے بغیر پیش قدمی کی جرأت سے بہرہ ور ہو۔

الحمدللہ تعالیٰ جمعیۃ علما اسلام کی قیادت اور اس کے کارکن ان تمام خوبیوں سے بہرہ ور ہیں اور ہر نقطہ نظر سے جمعیۃ ایک انقلابی جماعت ہے جو بلاشبہ فرنگی نظام اور کالے فرنگیوں سے نبرد آزما ہونے کا جذبہ، عزم، حوصلہ اور جرأت رکھتی ہے

۴ - لیکن اس کے ساتھ ہی یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ جمعیۃ علماء اسلام کو ایک انقلابی جماعت ہونے کی حیثیت سے بہت زیادہ نظم و ضبط کا خیال رکھنا چاہیے ایسا نہ ہو کہ تساہل کی وجہ سے کارکنوں کی بے لوث مخلصانہ جدوجہد کے صحیح اور ضروری نتائج سامنے نہ آسکیں آج جماعتی سطح پر ہماری سب سے بڑی ضرورت اور سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ ہم اپنے آپ کو نظم و ضبط کا پابند بنائیں اور تمام دیگر امور سے بڑھکر جماعتی دستور کے مطابق نظم و ضبط کو مستحکم کرنے کی طرف توجہ دیں اس کے بغیر نہ ہماری جدوجہد نتیجہ خیز ہو سکتی ہے اور نہ ہم دینی و قومی سطح پر اپنے فرائض اور ذمہ داریاں سے کماحقہ عہدہ برآ ہو سکتے ہیں۔

۵ - ہر تین سال کے بعد نئی رکن سازی اور ہر سطح کے انتخابات کا بنیادی مقصد بھی یہی ہے کہ نظم و نسق کے سلسلہ میں خامیاں دور ہوتی رہیں عہدہ داروں کا محاسبہ ہوتا رہے اور فعال اور متحرک کارکنوں کو آگے آنے کا موقع ملتا رہے اس مرحلہ پر بھی جبکہ آئندہ تین سال کے لیے رکن سازی و انتخابات کا سلسلہ شروع ہو رہا ہے تمام کارکنوں کو اپنا محاسبہ کرنا چاہیے ہر سطح کے عہدہ داروں کو اپنی سہ سالہ کارکردگی پر نگاہ ڈال لینی چاہیے کہ جو کام ان کے سپرد کیا گیا تھا جماعتی دستور کے مطابق انہوں نے اس کام کو کماحقہ سرانجام دیا ہے یا نہیں۔ اگر وہ کسی وجہ سے اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ نہیں ہو سکے تو آئندہ جماعتی انتخابات کے موقع پر انہیں رضاکارانہ طور پر فعال کارکنوں کے لیے جگہ خالی کر دینی چاہیے اور ہر سطح پر جماعتی کارکنوں کو سر جوڑ کر اپنے حلقہ میں جمعیۃ کو منظم کرنے خامیوں کو دور کرنے اور فعال اور مستحکم قیادت کو آگے لانے کے لیے سوچ بچار کرنا چاہیے تاکہ جمعیۃ علماء اسلام ایک انقلابی سیاسی جماعت کی حیثیت سے بھرپور کردار ادا کر سکے

۶ - ابتدائی سطح پر جماعتوں کارکنوں عام ارکان، جمعیۃ کے مؤقف سے اتفاق رکھنے والے مسلمانوں اور خالی الذہن افراد کے اجتماعات منعقد کیے جائیں انہیں اسلامی نظام کی اہمیت اکابر و اسلاف کی قربانیوں سیاست میں علما کی قیادت کی اہمیت، صوبہ سرحد میں حضرت مولانا مفتی محمود کی اصلاحات جمعیۃ علماء اسلام کی ملی خدمات اور اسلامی نظام کے لیے جمعیۃ کی جدوجہد اور پروگرام سے آگاہ کیا جائے اور اپنا موقف اور پروگرام پوری طرح ان کو سمجھا لینے کے بعد انہیں فارم رکنیت پر کرنے کی دعوت دی جائے اور جب اتنے افراد کسی جگہ مل جائیں جن پر دستور کے مطابق حلقہ کی تشکیل دی جا سکے تو ان میں سے صائب الرائے فعال اور معاملہ فہم حضرات کو چن کر مقامی مجلس عاملہ تشکیل دی جائے اور انہیں جماعتی دستور کی ضروری دفعات سے آگاہ کر کے اس حلقہ کے عوام کے ساتھ رابطہ کے ساتھ ساتھ نوجوانوں کو انصار الاسلام کے ساتھ وابستہ کرنے کی تلقین کی جائے اور ہر حلقہ کے حالات کے مطابق انہیں عملی پروگرام دیا جائے جس میں تعلیم بالغاں لوگوں کی نماز اور قرآن کریم کی تصحیح، چھوٹی سطح پر لائبریری کا قیام، ہفتہ وار اجتماعات تبلیغی پروگرام عام لوگوں کے مسائل میں دلچسپی خدمت خلق تربیتی اجتماعات اور دیگر پروگرام ہو سکتے ہیں اور اس طرح نئی رکن سازی کے کام کا آغاز کیا جائے تاکہ آئندہ جماعتی عمارت مضبوط اور مستحکم ہو سکے۔

بقیہ : تلخ و شیریں

کا بیان ایک لطیفہ ہی معلوم ہوا، کیونکہ اس بیان سے وزیر صاحب کا فاصلہ تقریباً اتنا ہی ہے جتنا قطب شمالی کا قطب جنوبی سے یا اس سے کچھ کم و بیش ہوگا۔

حکومت سیلابوں کی روک تھام کا مؤثر
انتظام نہیں کرسکی ۔

(خواجہ صفدر)

خواجہ صفدر پرانے سیاستدان ہیں اور سمجھ دار انسان ہیں اور جانتے ہیں "اول خویش بعد درویش" یا وہ مشرق سے زیادہ مغرب سے آئی ہوئی بات کے قائل ہوں تو (سخاوت گھر سے شروع ہوتی ہے) Charity begins at home کی ضرب المثل یاد کر لیں۔ چنانچہ حکومت وقت نے بھی اسی پر ہی بھرپور عمل کیا ہے کہ پانی کے سیلاب کی روک تھام کی بجائے لوگوں کی زبانوں، بیانوں اور تقریروں کے سامنے بند باندھے جس کے سلسلہ میں سکیم دفعہ ۱۴۴ پورے ملک میں نافذ رہی اور نافذ ہے۔ لیکن بعض اوقات ان بندوں کی خام کاری سکیم کا منہ چڑانے لگتی ہے، کیونکہ بالآخر یہ بھی حقیقت ہے۔

راستے بند کیے دیتے ہو دیوانوں کے
شہر میں ڈھیر نہ لگ جائیں گریبانوں کے

چٹ پر سرخ نشان
چندہ ختم ہونے
کی علامت ہے

تلخ و شیریں

شہر میں ڈھیر نہ لگ جائیں گریبانوں کے

امجد علی شاکر
بی اے
بصیر پور

ہر مریض توقع رکھتا ہے کہ ڈاکٹر اس کی پوری رام کہانی سنے۔ (ایک مضمون کی سرخی)

بالکل حقیقت ہے اور توقع بھی رکھنی چاہیے کیونکہ کسی حکومت یا سائنسدانوں نے ڈاکٹروں کو علم الغیب سکھانے کا کوئی بند وبست نہیں کیا، اور نہ ہی کوئی ایسی مشین تیار ہوئی ہے جو مریض کو دیکھتے ہی اس کا مرض اور علاج تجویز کر کے ڈاکٹر کو بتا دے۔ ایسی صورت میں مریض کی مرضی سے آگاہی کی ایک ہی صورت ہے کہ مریض ڈاکٹر کو پوری رام کہانی سنائے، مگر ڈاکٹروں کو یہ مجبوری ہوتی ہے کہ اگر وہ اسی طرح ہر مریض کے مرض سے آگاہی حاصل کرنا شروع کر دیں تو یا تو وہ وقت مقررہ تک چند مریضوں سے نمٹ سکیں اور اس کے بعد اپنا دامن مریضوں کی ملتجیانہ درخواستوں سے چاک کروائیں اور یا پھر اپنا گھربار چھوڑ کر چوبیس گھنٹے ڈیوٹی دیں۔ کیونکہ عموماً ہسپتالوں میں مریضوں کی تعداد اتنی ہوتی ہے کہ ۸ گھنٹے کی ڈیوٹی میں ایک شخص زیادہ سے زیادہ تمام مریضوں کے نام خوش خط لکھتا ہے لیکن ڈاکٹروں کی یہ کرامت ہوتی ہے کہ مریض کی کہانی سنانے کی چوتھائی مدت میں نسخہ وغیرہ مکمل کر کے اسے چھٹی کرا دیتے ہیں اور باقی کہانی مریض خود کو یا دیگر مریضوں کو ہی سنا سکتے ہیں۔

ہمارے ہاں ایک ڈاکٹر صاحب ہیں ان کے پاس مریض اس کثرت سے ہوتے ہیں جس کثرت سے مکھیاں پرانے گڑ پر بھنبھناتی ہیں، یا ارکان اسمبلی وزارت کے عہدے کے لیے محنت و سعی اور تمنا و طلب کرتے ہیں۔ ایسی صورت میں مریض صرف ڈاکٹر صاحب کا دماغ ہی چاٹنے کی کوشش کرتے ہیں، لیکن یہ خام خیالی ہے کیونکہ ان کا دماغ پہلے ہی مریض صاف کر چکے ہیں۔ چنانچہ اب ان کا کام پیسے "بولنا" سرنج بھرنا اور ٹیکے لگانا اور دوائی "بولنا" ہے۔ جو کہ ان کا ملازم دیتا ہے۔ رہا مریض کے مرض کا علم تو انہیں اس سے چنداں دلچسپی نہیں۔ مریض خواہ مخواہ بتاتے رہیں گے، لیکن انہیں سننے کی کیا ضرورت انہیں خود تمام مرضوں کے نام آتے ہیں۔ ایسی صورت میں وہ بعض اوقات ٹیکہ کسی کے لیے بھرتے ہیں اور بازو کسی دوسرے کا پکڑ کر چبھو دیتے ہیں۔ چاہے وہ تندرست ہو یا دوسرا مریض۔ دوسرا کوئی مریض ہو گا تو چنداں مضائقہ نہیں کیونکہ اس کے لیے بھی تو وہی ٹیکہ بھرتے۔ کیونکہ اس موسم کے بخار کے ٹیکے کے سوا دوسرا کوئی دوسرا ٹیکہ رکھنا کسی وقت بھی نقصان کا سبب بن سکتا ہے۔

"وزیر اعظم بھٹو پیراڑ کے سیلاب زدہ متاثرین سے خطاب کر رہے ہیں"
(ایک فوٹو کے نیچے مرقوم عبارت)

دریائے ستلج اور چناب کے سیلاب نے جلال پور پیر والا کے دیہات میں تباہی مچا دی۔ (اخبار کی سرخی)

ان دو خبروں میں مطابقت تلاش کرنے کے لیے سوچ و فکر کے سمندروں (بلکہ آج کل تو دریا بھی بپھر کر سمندر بن چکے ہیں۔ چنانچہ سمندر کی جگہ دریاؤں کو بھی استعمال کیا جا سکتا ہے) میں غوطہ لگانے کی کوئی خاص ضرورت نہیں۔ صاف ظاہر ہے کہ بھٹو صاحب نے سیلاب کے مقابلے کا علاج ہومیوپیتھک طریق علاج کی طرز پر تجویز کیا ہے جسے علاج بالمثل بھی کہتے ہیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں وہ اپنی تقاریر سے لوگوں کے دلوں میں/دماغوں میں، علاقوں سٹیجوں پر تباہی مچا رہے ہیں، تاکہ تقریروں کی تباہی سے سیلاب کی تباہی کا مقابلہ کیا جا سکے، مگر ایک کمی رہ جاتی ہے کہ سیلاب کی تباہی عمل کے میدان میں ہے اور بھٹو صاحب کی تباہی زبان و بیان کے میدان میں ہے۔ جس میں اردو، پنجابی زبانوں کی جانِ ناتواں پر ظلم و ستم کے وہ پہاڑ ٹوٹتے ہیں کہ فقرے لخت لخت اور مطالب پارہ پارہ ہو جاتے ہیں اور زبانوں کی اسی شکست و ریخت میں حقائق کی تباہی و بربادی کا بھی سامنا ہو جاتا ہے۔

نوجوان اسوۂ حسنہ کی پیروی کریں۔
(ایک وزیر صاحب کی تلقین)

ہمارے ایک محترم و مکرم پروفیسر صاحب فرمایا کرتے تھے کہ لڑکیوں کے اجتماعات میں بھاری بھرکم زیورات زرق برق، ملبوسات (جن میں شرم و حیا کا داخلہ کلاً یا جزواً ممنوع ہو جاتا ہے) پہن کر اور جسم کی نمائش کا بھرپور اہتمام و انصرام کر کے آنے والی مہمان خصوصی طالبات کو سادگی، نیکی، شرافت اور صحابیات و امہات المؤمنین کی پیروی کا وعظ و نصیحت کرتی ہیں تو مجھے یہ بات لطیفہ معلوم ہوتی ہے۔ چنانچہ مجھے بھی وزیر صاحب

باقی ص۱۶ پر

اسلامی علوم کی حفاظت کی ذمہ داری!

اور

مدارس دینیہ کی اہمیت و افادیت

یہ
ایمان افروز
تقریر قائد جمعیۃ
مولانا مفتی محمود مدظلہ
نے مدرسہ قاسم العلوم شیرانوالہ
کے سالانہ جلسہ میں کی۔ اس
جلسے کی صدارت مولانا
عبیداللہ انور
نے کی

خطبہ مسنونہ کے بعد آپ نے فرمایا: جناب صدر گرامی قدر، برادران ملت بزرگو اور عزیز بھائیو! آپ نے بہترین تقریریں اور پرجوش بیانات سنے۔ اور سب سے آخر میں ایک بیمار کو آپ کے سامنے لا کر کھڑا کر دیا گیا۔ میرا ارادہ تقریر کرنے کا نہیں ہے میں صرف آپ کے اس مبارک جلسہ میں شرکت اور ایک دینی مدرسہ سے اپنا تعلق ظاہر کرنے کی غرض سے حاضر ہوا ہوں۔ یہ دینی مدارس جن کا سلسلہ بہت وسیع ہے۔ آج خطرے میں ہیں۔ موجودہ حکومت اس سلسلے میں سوچ بچار کر رہی ہے۔ کہ دینی مدارس کو کس طرح بند کیا جائے۔ دینی و عربی مدارس کا ہم نے ایک وفاق بنایا ہوا ہے۔ جس کا نام ”وفاق المدارس عربیہ،، ہے۔ میں اس وفاق کا ناظم اعلیٰ ہوں۔ یہ مدرسہ قاسم العلوم بھی اس وفاق میں شامل ہے۔ اس لئے بھی میرا فرض ہے۔ کہ میں اس دینی مدرسہ کے سالانہ اجلاس میں شرکت کروں،،

میرے محترم دوستو! آپ دیکھیں کہ فرنگی ظالم حکمرانوں نے جنہوں نے یہاں پر ڈیڑھ سو سال حکومت کی۔ اور برصغیر کے لوگوں کو غلام بنایا۔ وہ جانتے تھے اور ان کی کوشش یہ تھی کہ مسلمانوں کے دلوں سے قرآن کریم اور اسلامی علوم کا تعلق ختم کر دیا جائے۔ انگریز اپنے تمام تر وسائل اور ذرائع علم دین کو مٹانے کے لئے استعمال کرتا رہا۔ لیکن اس وقت کے علماء کرام نے بالخصوص علماء دیوبندؒ نے یہ محسوس کیا کہ اگر آج ہم نے فرنگی تہذیب کا مقابلہ نہ کیا۔ فرنگی تہذیب کے مقابلہ میں مدارس نہ کھولے تو یہ دین باقی نہیں رہے گا۔ ان علماء کرام نے بے کسی کے عالم میں بھوک اور فاقے برداشت کر کے چٹائیوں اور مسجدوں میں بیٹھ کر دینی علوم پڑھائے اور دین کو زندہ رکھا۔ اگر علماء دیوبندؒ انگریز کے ظالمانہ دور اقتدار میں یہ خدمت انجام نہ دیتے تو میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں اور یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ ڈیڑھ سو سال کے طویل عرصہ کے بعد جب آپ آزاد ہو رہے تھے تو اس وقت برصغیر میں اسلام کا نام لینے والا کوئی نہ ہوتا۔ اور میں یہ بھی کہتا ہوں کہ اسلام کے نام پر ورایں صورت مسلمانوں کو پاکستان بنانے کی دعوت نہیں دی جا سکتی تھی۔ مسلمانوں کے دلوں میں اسلام سے محبت اور قرآن و حدیث کے بغیر یہ تحریک کیسے کامیابی سے ہمکنار ہو سکتی تھی۔ پاکستان کی تحریک اسلام کے نام پر چلی اور کامیاب ہوئی۔ اسلام سے یہ والہانہ محبت و جذبہ اور کشش و تعلق کس نے قائم کیا؟ میں یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ مسلمانوں کے دلوں میں ڈیڑھ سو سال کے اندر اسلام سے یہ تعلق صرف علماء کی وجہ سے ہوا۔ علماء اگر اس سلسلے میں تاریخی خدمات انجام نہ دیتے تو یہ تعلق قائم نہ رہتا۔

بانی پاکستان یا تحریک پاکستان کے دیگر رہنماؤں نے مسلمانوں کے دلوں میں اسلام کی شمع روشن نہیں کی تھی۔ اسلامی علوم کی اشاعت نہیں کی تھی بحیثیت طبقہ کسی بھی طبقہ نے اسلام کی ترویج و اشاعت کی خدمت انجام نہیں دی۔ بلکہ یہ فریضہ علماء نے سرانجام دیا ہے اور بحسن و خوبی دیا ہے۔ میں آپ کے سامنے سپین کی مثال پیش کرتا ہوں۔ سپین میں کروڑوں مسلمان رہتے تھے۔ وہاں مسلمانوں کی حکومت قائم تھی غرناطہ اور قرطبہ کی عظیم درسگاہیں اس بات کا ثبوت ہیں۔ کہ سپین کے مسلمان بڑے مضبوط مسلمان تھے۔ لیکن انگریز کے دور اقتدار میں صلیبی جنگوں کے بعد وہاں کے علماء نے اسلام کی خدمت نہ کی۔ نتیجہ یہ کہ آج پورے سپین میں ایک بھی مسلمان نہیں۔ پرانے دور کی مساجد ہیں۔ مگر ویران اور مقفل ہیں۔ نمازیوں کا کوئی وجود نہیں۔ سوچئے کہ سپین میں اسلام کیوں نہیں رہا۔ اور برصغیر میں اسلام کیوں رہا۔ اس لئے کہ وہاں کے علماء نے اسلام کی خدمت نہیں کی۔ اور یہاں کے علماء نے ہر قسم کے مصائب و آلام برداشت کر کے اسلام کی خدمت کی۔ صرف یہ نہیں کہ علماء دیوبندؒ نے اسلامی علوم کے خزانے میں سدا بہار اضافہ کیا۔ میں کہتا ہوں کہ انگریز کے دور میں مولانا خلیل احمد سہارنپوری نے سنن ابی داؤد کی شرح لکھی، جو بذل المجہود کے نام سے چھپی ہوئی موجود ہے یہ ایسی شرح ہے جس سے علماء استفادہ کرتے ہیں یہ لاجواب شرح ہے۔ میں نے اس کا مطالعہ کیا ہے۔ میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ ابوداؤدؒ ایسے محدث کبیر نے جس دن سے یہ کتاب لکھی ہے اس دن سے آج تک یعنی ہزار سال تک ایسی شرح نہیں لکھی گئی۔ بلکہ میں یہاں تک کہوں گا۔ کہ اس جامع اور مفید شرح کی نظیر قدیم علماء اور اسلامی ادوار میں کوئی پیش نہیں کر سکتا۔ دنیا بھر میں اگر اس کتاب کی کوئی شرح لکھی گئی ہے۔ تو وہ سہارنپور کے مشہور عالم دین اور مولانا رشید احمدؒ گنگوہی کے خادم خاص نے لکھی ہے۔ اور یہ انگریز کے قاہرانہ دور میں لکھی ہے۔

میرے محترم دوستو! صرف یہی نہیں بلکہ حدیث کی تمام کتابوں کی شرحیں لکھی گئیں۔ صحیح بخاری پر قطب الارشاد مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کی بے مثال تقریریں آج بھی چھپی کتب خانوں میں

موجود ہیں۔ "لامعہ الدراری" کے نام سے حضرت مولانا انور شاہ کشمیری ایسے محدث اعظم نے فیض الباری لکھی، جس سے آج تمام علماء طلباء استفادہ کر رہے ہیں۔ حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ نے فتح الملہم کے نام سے تین جلدوں میں مسلم شریف کی بے نظیر شرح لکھی۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا مدظلہ نے موطا امام مالک کی شرح اوجز المسالک کے نام سے لکھی۔ یہ شرح بہترین شرح ہے۔

محترم دوستو! یہ علماء دیوبند کے انمٹ کارنامے ہیں۔ پاکستان بننے سے قبل ہمارا خیال یہ تھا۔ کہ پاکستان کی نو آزاد اسلامی حکومت مدارس عربیہ کی سرپرستی کرے گی۔ اور ان کی ترقی کے لئے کوشاں ہو گی۔ پاکستان کا مقصد کیا لا الہ الا اللہ کے نعرے کا تقاضا بھی یہی تھا۔ پاکستان بن جانے کے بعد علماء دیوبندؒ کی صد سالہ خدمات اور دینی مدارس کی حفاظت ضروری تھی۔ مگر افسوس ایسا نہیں کیا گیا۔ آج پاکستان کو بنے ہوئے ۲۹ سال گذر چکے ہیں مگر اسلامی علوم کی حفاظت کا کوئی انتظام نہیں۔ دینی مدارس بدستور یتیم ہیں۔

پاکستان میں تعلیم کی مد میں جو اربوں روپے مختص کئے جاتے ہیں۔ ان اربوں روپے میں سے ایک پائی بھی ان مدارس کے لئے نہیں رکھی جاتی۔ فنی تعلیم کے اداروں پر حکومت پانی کی طرح پیسہ بہاتی ہے۔ مگر دینی مدارس بھیک مانگ کر گذارہ کرتے ہیں۔ یا تو حکومت صاف گوئی سے کام لیتے ہوئے یہ اعلان کرے کہ مدارس عربیہ و دینیہ میں تعلیم پانے والوں کی ملک و ملت کو کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اگر حکومت اس قسم کا اعلان نہیں کر سکتی۔ اور وہ یہ سمجھتی ہے۔ کہ ان مدارس میں تعلیم پانے والے بچے بھی پاکستانی ہیں۔ اور یقیناً ہیں۔ اور پاکستان میں بسنے والے کروڑوں مسلمانوں کو قرآن و حدیث کے علوم کی ضرورت ہے۔ اور یقیناً ہے۔ اور حکومت کی اس نامنصفانہ پالیسی کو کسی صورت بھی برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ آخر ان کے ساتھ یہ زیادتی کس جرم کی پاداش میں جا رہی ہے۔

انگریز سے ہمیں کوئی شکایت نہیں۔ وہ ظالم دین کا دشمن تھا۔ اگر انگریز نے ان مدارس کی سرپرستی اور امداد نہیں کی تو ان سے کیا توقع ہو سکتی تھی۔ لیکن اسلامی حکومت چلانے والے اور اسلام کے نام پر ملک تقسیم کرنے والے جواب دیں۔ کہ تم نے ان مدارس کی سرپرستی کیوں نہیں کی۔

انگریز کے دور کی طرح آج بھی علماء بھیک مانگ کر ان مدارس کو چلا رہے ہیں جنہیں حکومت نیشنلائزڈ کرنا چاہتی ہے۔

یاد رکھو! یہ سمجھتے ہیں کہ جو علماء ان مدارس سے نکلتے ہیں۔ وہ ہمارے راستے کی رکاوٹ ہیں۔ انہیں راستے سے ہٹا کر ایسی تعلیم دی جائے کہ ان مدارس کا فارغ التحصیل عالم ہو مگر حق نہ کہہ سکے۔ حکومت کی تحویل میں لئے جانے کے بعد مدارس سے نکلنے والے علماء کی زبانیں گنگ ہو جائیں گی۔ ان کا جذبہ خدمت دین سرد پڑ جائے گا۔ اور اگر ان کی زبان کھلے گی تو وہ حکومت کی تعریف و ثناء میں کھلے گی۔ اس کے سوا وہ کچھ نہ کہہ سکیں گے۔

اوقاف کے بہت سے مولویوں کے حالات آپ کے سامنے ہیں۔ آپ ہی بتائیں! حکومت کے پروردہ اور اوقاف کے خطیب سے کیا۔ آپ توقع رکھتے ہیں کہ وہ حکومت کے غلط کاموں پر تنقید کرے۔ ہرگز نہیں۔

میں نے اخبار میں پڑھا ہے کہ تین سو علماء نے ایک فتویٰ دیا ہے کہ سیلاب کے امدادی کام جتنے بھی ہو رہے ہیں ان امدادی کاموں میں زکواۃ دینی جائز ہے۔ تین سو علما کون تھے؟ یہ اوقاف کے مولوی تین سو تو تھے ہی نہیں۔ ہوں گے چند اوقاف کے مولوی جو فتویٰ دے رہے ہیں۔ یہ کیسے فتویٰ دینے کا حق رکھتے ہیں۔

حکومت کی تنخواہوں پر ایمان دینے والے۔ انہیں کوئی حق نہیں ہے کہ وہ فتویٰ دے کر مسلمانوں کو گمراہ کریں۔

یہ سن لو کہ زکواۃ ایک عبادت ہے ایک فرض ہے اس کے ادا کرنے کے لیے مسکین کو مال کا مالک کرنا پڑتا ہے مسکین کو مال دینا پڑتا ہے زکواۃ والوں کو۔ امدادی کاموں میں جو موٹریں چلتی ہیں جو پیٹرول خرچ ہوتا ہے جو ہیلی کاپٹر استعمال ہوتے ہیں جو خیمے لگتے ہیں خیموں کے کرائے فرنیچر ملازمین اور ورکروں کی تنخواہیں اس پر کوئی زکواۃ نہیں لگتی زکواۃ صرف وہ دوائی ہے۔ صرف وہ کپڑا ہے صرف وہ مال اور پیسہ ہے جو آپ ایک مسکین سیلاب زدہ کو تملیک کریں گے وہ زکواۃ استعمال ہو سکتی ہے جو مال نقد روپیہ دوائی کپڑا کمبل آپ سیلاب میں گھرے ہوئے مسکین لوگوں کو ان شرطوں کے ساتھ دینگے تو زکواۃ لگ سکتی ہے لیکن موٹر کے پٹرول پر زکواۃ نہیں لگتی۔ خیموں کے کرائے پر نہیں لگتی فرنیچر پر نہیں لگ سکتی جو مال مسکین کو دیا جاتا ہے وہ زکواۃ میں دیا جا سکتا ہے۔ باقی جتنے کام اس کے ہیں ان پر زکواۃ نہیں لگ سکتی۔ یہ فتویٰ دیتے ہیں کہ ان کاموں میں زکواۃ لگ سکتی ہے

میرے دوستو! کل آپ نے اخبار میں پڑھا تھا کہ اسلامی مشاورتی کونسل نے ایک فیصلہ کیا کہ ریڈیو اور ٹی۔ وی پر اذان دی جائے۔ ان کے فیصلے عجیب ہوتے ہیں ان کا خیال یہ ہے کہ اس صورت میں ملت اسلامیہ کی عبادت میں اتحاد کی صورت پیدا ہو جائے گی۔ لیکن انہیں یہ خبر نہیں کہ اگر لاہور میں مغرب کی اذان نشر ہو تو وہ اذان صرف لاہور کے لیے تو ہو سکتی ہے لیکن ڈیرہ اسماعیل خاں کے لیے نہیں ہو سکتی، وہ ملتان، ڈیرہ غازی خان کوئٹہ اور بلوچستان کے لیے صحیح نہیں۔

طلبا کی دنیا

لاہور میں تربیتی پروگرام شروع ہو گیا

لاہور میں سہ ماہی تربیتی پروگرام پیر ۴ اگست سے شروع ہو گیا ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے

دن :	حلقہ
جمعۃ المبارک :	اسلام پورہ (کرشن نگر) سنت نگر، سانده، راج گڑھ پرانی انار کلی۔
ہفتہ :	مصطفےٰ آباد (دھرم پورہ) صدر (کمہار پورہ) باغبانپورہ، مغلپورہ شالامار ٹاؤن، گڑھی شاہو۔
اتوار :-	رنگ محل اندرون شہر، نئی انار کلی، میکلوڈ روڈ رسول پارک
پیر :-	سمن آباد، نیو سمن آباد، مزنگ نیو مزنگ، اچھرہ، رحمٰن پورہ وحدت کالونی، نیو کیمپس، مسلم ٹاؤن ماڈل ٹاؤن، والٹن، قینچی، امر سدھو
منگل :-	قلعہ لچھمن سنگھ (راوی روڈ) کریم پارک، قصور پورہ، قلعہ لچھمن سنگھ شاہدرہ
بدھ :-	کھاڈک (ملتان روڈ) چوبرجی کوارٹرز، اسلامیہ پارک، پرانا سمن آباد، نواں کوٹ۔
جمعرات :-	مصری شاہ لائن پار سارا علاقہ

"تنظیمی دورے"

جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب کے صدر رانا شمشاد علی خان نے پچھلے دنوں ضلع کیمبلپور، میانوالی اور رحیم یار خاں کا مفصل دورہ کیا۔ ضلع کیمبلپور کے دورہ کے دوران بہبودی، حضرو، تلہ گنگ کی شاخوں کا معائنہ بھی کیا۔

● ضلع میانوالی کے اچانک دورہ کے دوران صوبائی صدر نے ضلعی شاخوں، میانوالی، کندیاں، خانقاہ سراجیہ، کلورکوٹ، بکھر اور جنڈانوالہ کے دفاتر میں جا کر ریکارڈ کی پڑتال کی۔ اور جمعیت طلباء اسلام کے کارکنوں کو ضروری مشورے اور ہدایات دیں۔ انہوں نے کارکنوں پر زور دیا کہ وہ زیادہ سے زیادہ وقت جمعیت کو منظم کرنے اور ہنگامی پروگراموں سے پرہیز کرتے ہوئے تعمیری پروگراموں پر توجہ دیں۔ نیز انہوں نے ضلع میانوالی کی کارکردگی کو بہتر قرار دیتے ہوئے اطمینان کا اظہار کیا۔

● ضلع رحیم یار خاں کی درج ذیل شاخوں خان بیلہ۔ صادق آباد۔ رحیم یار خان اور خان پور کا دورہ کیا۔ جمعیۃ طلباء اسلام کے کارکنوں سے تنظیمی امور پر بات چیت کی۔ اور کام کو تیز کرنے کی ہدایت کی۔

● صوبائی صدر ظریف شہید ضلع ملتان بھی گئے جہاں ان کے ہمراہ عبدالرؤف ربانی۔ ابوالفہیم بھٹہ اور عبداللطیف فاروقی بھی تھے۔ وہاں انہوں نے طلباء سے خطاب کیا۔

● ازاں بعد ملتان شہر کی ہنگامی میٹنگ میں صوبائی صدر نے آئندہ لائحہ عمل کے بارے میں کارکنوں کو آگاہ کیا۔ اس میٹنگ میں ملتان میں تنظیمی کام کو تیز کرنے کے لیے پروگراموں کو آخری شکل دی۔

⁂

سہ روزہ تربیتی کیمپ

زرعی یونیورسٹی لائل پور کے طلباء کے لیے لاہور میں سہ روزہ (۱۱-۱۲-۱۳ اگست) تربیتی پروگرام شروع ہو رہا ہے۔

اعلان داخلہ

زرعی یونیورسٹی لائل پور میں فرسٹ ایئر کے داخلے شروع ہو چکے ہیں۔ ۱۱ اگست تک درخواستیں طلب کی گئی ہیں۔ ۱۵ اگست کو انٹرویو ہو گا۔ خواہشمند طلباء مشکلات کی صورت میں درج ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

جناب محمد اشفاق بھٹہ ۵-۴۵ لیاقت ہل
زرعی یونیورسٹی لائل پور۔

⁂

راولپنڈی:-

جمیعۃ طلباء اسلام پنجاب کے ناظم سید عشرت علی زیدی نے پچھلے دنوں راولپنڈی میں جمیعۃ طلباء اسلام کے کارکنوں پر زور دیتے ہوئے کہا کہ اسلامی انقلاب کے لئے زیادہ سے زیادہ کام کریں نیز ہمہ قسم کی قربانی کے لئے تیار ہو جائیں

سرگودھا:-

جمیعۃ طلباء اسلام کا ضلعی اجلاس سرگودہا میں منعقد ہوا۔ جس میں ضلع بھر سے شاخوں نے شرکت کی۔ طلباء سے عطاء الرحمان اور شیخ محمد طارق نے خطاب کیا۔

حاصلپور:-

جمیعت طلباء اسلام کا ایک اجلاس زیر صدارت محمد اسلم غوری ہوا۔ اس اجلاس کے مہمان خصوصی صوبائی صدر رانا شمشاد علی خاں تھے۔ علاوہ ازیں ندیم اقبال اعوان بھی اس اجلاس میں شریک ہوئے۔

رانا صاحب نے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ فرقہ ورانہ فسادات سے علیحدہ رہ کر سامراجیت کے خلاف جہاد کرنے پر زور دیا۔ ندیم اقبال اعوان نے کہا کہ اپنے پروگرام کو سمجھتے ہوئے اسلامی انقلاب کے سے کوشاں رہنا چاہیئے۔

سامراجیت کے خلاف جہاد کیا جائے

شمولیت

رانا شمشاد علی خاں کے دورہ کیمبلپور کے دوران ضلع کے مختلف مقامات سے ۵۶ طالبعلموں نے جمیعت طلباء اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا ہے

انتخابات

کیمبلپور شہر

صدر محمد اکرم — نائب صدر نذیر الحق ناظم عمومی شاہ محی الدین — ناظم محمد اقبال ناظم نشر و اشاعت عبد الغفار۔ خازن عبد الحق

حضرو (ضلع کیمبل پور)

صدر عبد الصمد — نائب صدر نجابت خاں ناظم عمومی محمد جمیل — ناظم سردار خاں۔ ناظم نشر و اشاعت محمد افضل۔ خازن حافظ عبد الرحمن

بھبودی (ضلع کیمبل پور)

صدر محمد احسن — نائب صدر محمد زاہد ناظم عمومی ایاز درانی — ناظم محمد ریاض۔ خازن محمد عارف۔ ناظم نشر و اشاعت اشرف علی

منچن آباد (ضلع بہاول نگر)

صدر: غلام سرور چغتائی گورنمنٹ ڈگری کالج بہاولنگر

نائب صدر حافظ محمد اقبال مدرسہ اسلامیہ صادقیہ عباسیہ منچن آباد۔

ناظم عمومی محمد زبیر گورنمنٹ ڈگری کالج بہاول نگر

ناظم حافظ عبد القیوم مدرسہ اسلامیہ صادقیہ عباسیہ منچن آباد۔

اشفاق احمد گورنمنٹ ہائی سکول منچن آباد

ناظم نشریات حافظ نذیر احمد مدرسہ اسلامیہ صادقیہ عباسیہ منچن آباد

خازن محمد رفیق مدرسہ اسلامیہ صادقیہ عباسیہ منچن آباد

اعلانات و ہدایات

۱ جمیعۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب کے صدر نے صوبہ پنجاب کے تمام اضلاع کے صدور کو ہدایت کی ہے کہ وہ صوبائی مجلس شوریٰ کے فیصلہ کے مطابق زیادہ سے زیادہ ۱۵ر اگست تک -/۱۸۰۰ روپے روانہ کر دیں۔

۲ تمام شاخیں ماہانہ رپورٹ فارم باقاعدگی سے ہر ماہ کی ۵ تاریخ تک صوبائی دفتر لاہور روانہ کر دیا کریں۔

۳ صوبہ پنجاب کی تمام شاخوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ صوبائی عہدیدار جس علاقے کا دورہ کریں۔ وہاں کے ناظم نشریات مکمل کارروائی کی رپورٹ صوبائی دفتر خود بخود بھیج دیا کریں۔

۴ جمیعۃ طلباء اسلام ضلع ملتان نے عربی مدارس کے طلباء کے شناختی کارڈ بنوا دیئے ہیں۔ جن مدارس کے طلباء کے کارڈ نہیں بنے وہ اپنے اضلاع کے صدروں سے رابطہ قائم کریں۔

"محمد یوسف ولی اللّٰہی"
ناظم نشر و اشاعت صوبہ پنجاب

جمیعۃ طلبہ اسلام پنجاب کے صدر و جنرل سیکرٹری رانا شمشاد علی خاں اور حافظ محمد صاھو نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں حکومت پنجاب کے اس بیان کو نہایت جارحانہ قرار دیاھے جس کے تحت میٹرک تھرڈ ڈویژن حاصل کرنیوالے طلبہ کو کالجوں میں داخلہ نہ دینے کا اعلان کیا گیاھے انہوں نے حکومت سے پرزور مطالبہ کیا کہ ایسے غلط اقدام سے گریز کیا جائے

کنوینر ضلع کیمبلپور: جناب محمد افضل خاں کو مقرر کر دیا گیا

قمر ہاشمی

مولانا شاہ محمد خان ترابی کو رہا کیا جائے

مولانا مفتی محمود

جمعیۃ علماء اسلام کے قائد حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور صوبہ پنجاب کے ناظم عمومی مولانا سید نیاز احمد شاہ گیلانی نے ایک مشترکہ بیان میں ڈیرہ غازی خان کی ضلعی انتظامیہ کے اقدام کی سخت مذمت کی ہے اور صوبائی حکومت سے تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔

دونوں رہنماؤں نے مولانا شاہ محمد خان ترابی کی گرفتاری کو انتقامی کاروائی قرار دیا ہے مولانا شاہ محمد خان ترابی نے جمعہ کی نماز میں خطبہ دیا اور یہ کوئی سیاسی تقریر نہ تھی، ایک مذہبی فریضہ تھا۔

قومی رہنماؤں نے مولانا شاہ محمد خان ترابی کی رہائی کا مطالبہ کیا ہے۔ مذہبی معاملات میں حکومت کی مداخلت ناقابل برداشت ہے۔

صوبائی ناظم نشریات

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب کے امیر حضرت مولانا عبید اللہ انور نے حافظ محمد صادق صاحب سرگودھا کو جمعیۃ کے نئے انتخابات تک ناظم نشر و اشاعت صوبہ پنجاب مقرر کیا ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل مری

کے صدر اور متحدہ جمہوری محاذ تحصیل مری کے سیکرٹری اطلاعات مولانا قاری محمد اسد اللہ عباسی کی قیادت میں ایک وفد نے تحصیل مری کے نواحی علاقوں سوٹر ٹوپہ، گلہڑہ گلی اور موضع بن کا دورہ کیا ہے۔ جامع مسجد بن میں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے قاری اسد اللہ نے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام، علماء حق کی قیادت میں ملک میں اسلامی انقلاب لانے کا تہیہ کر چکی ہے۔

قاری عبد السمیع صاحب

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب کے نائب امیر مولانا قاری عبد السمیع صاحب گذشتہ دو ہفتوں سے علیل ہیں۔ احباب قاری صاحب کی جلد صحت کے لیے دعا فرمائیں۔

قاری نور الحق قریشی کا

دورۂ سندھ و بلوچستان

جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی ناظم انتخابات جناب قاری نور الحق صاحب قریشی ایڈووکیٹ و ناظم نشر و اشاعت مولانا زاہد الراشدی صاحب مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق صوبہ سندھ و بلوچستان کا دورہ کریں گے اور متعدد جماعتی اجتماعات میں شریک ہوں گے۔

۱۶ اگست	ہفتہ	سکھر
۱۷ "	اتوار	حیدرآباد
۱۸، ۱۹، ۲۰ اگست	پیر منگل بدھ	کراچی
۲۱ - ۲۲ اگست	جمعرات جمعہ	کوئٹہ

دستور

شائع ہوگیا!

جمعیۃ علماء اسلام کا دستور نئی ترمیمات کے مطابق شائع ہوگیا جو ۵۰ پیسے فی کاپی کے حساب سے مرکزی دفتر سے طلب کیا جا سکتا ہے۔

"علماء حق کا عظیم کارواں"

کے عنوان سے مرکزی شعبہ نشر و اشاعت کی طرف سے اشتہار شائع کیا گیا ہے جو مرکزی دفتر سے ۱۵/- روپے سینکڑہ کے حساب سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

فارم رکنیت کی کاپیاں

تیار ہو چکی ہیں۔ ۱۰۰ فارم کی کاپی پر ۱۰/- روپے اور پچاس فارم کی کاپی پر ۵ روپے پیشگی ادا کرنے کے بعد اپنے حلقہ کے ناظم انتخابات سے طلب کریں۔

(ناظم مرکزی شعبہ نشر و اشاعت)

دورہ سالار اعظم حاجی

کرامت اللہ

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے سالار اعظم حاجی کرامت اللہ بلوچستان کے دورے پر کوئٹہ تشریف لے گئے۔ کوئٹہ شہر میں حاجی صاحب کی صدارت میں اجلاس ہوا جس میں صوبائی سالار مولانا عبد المنان صاحب حضرت مولانا ابوبکر صاحب، حضرت مولانا عبد الواحد صاحب و دیگر حضرات نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ حاجی صاحب نے انصار الاسلام کو مضبوط بنانے پر زور دیا۔ مقامی حضرات نے ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا۔ حاجی صاحب ۹ اگست کو سکھر۔ ۱۰ کو حیدرآباد اور ۱۱ اگست کو کراچی کا دورہ کریں گے۔ صوبہ سندھ کے سالار محترم عرفان قادری آپ کے ہمراہ ہوں گے۔

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سیالکوٹ

کا اجلاس دارالعلوم مدنیہ ڈسکہ میں حضرت مولانا فیروز خان صاحب کی صدارت میں جمعیۃ علماء اسلام ضلع کی مجلس شوریٰ کا اجلاس ہوا جس میں جمعیت کی تنظیم کو فعال بنانے پر غور کیا گیا اور مبلغ ضلع کو ہدایت کی گئی کہ وہ بہت جلدی رکن سازی کر کے تمام ضلع کی شاخوں کے انتخابات کرائے۔

اجلاس میں قائد حزب اختلاف حضرت مولانا مفتی محمود مدظلہ کی صحت کے لیے دعا کی گئی۔

جمعیۃ علماء اسلام قلعہ دیدار سنگھ

کا تربیتی اجتماع

مورخہ ۲۵/ جولائی جمعۃ المبارک کو مولانا محمد اسرائیل کی مسجد میں ایک تربیتی اور تبلیغی اجتماع منعقد ہوا جس میں ڈاکٹر غلام محمد صاحب نے ضلع بھر میں تنظیمی سرگرمیوں کی رپورٹ پیش کی اور مولانا زاہد الراشدی نے اکابر اور اسلاف کی تاریخی روایات پر روشنی ڈالی۔ نیز ثابت کیا کہ ہمارے اسلاف نے ہمیشہ ظلم اور کفر کے خلاف جنگ لڑی ہے اور اب بھی جمعیت کا یہی امتیازی مشن ہے۔ رات کے اجلاس عام میں مولانا گل محمد توحیدی نوشہرہ ورکاں سالار ضلع نے جماعت کی دعوت پیش کی اور نظام شریعت کے نفاذ کے لیے نوجوانوں پر مشتمل انصار الاسلام فورس قائم کرنے پر زور دیا۔

آخر میں مولانا عبدالرؤف فاروقی نے اسلام اور علماء اسلام کی صداقت و حقیقت

دعائے صحت کی اپیل

جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی رہنما اور قومی اسمبلی کے رکن حضرت مولانا عبدالحق مدظلہ کی صحت کے لیے دارالعلوم محمدیہ شہریہ بالاکوٹ میں بعد نمازِ عصر قرآن خوانی کی گئی اور دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کی زندگی میں برکت نازل فرما کر مزید دین کی خدمت کی توفیق فرمائیں دیگر احباب سے بھی دعا کی درخواست ہے۔

سالار جمعیۃ کا وحشیانہ قتل!

گذشتہ دنوں جمعیۃ علماء اسلام حلقہ کندہ کوٹ کے سالار جناب بلوچ آوگاہی کو دردناک طریقہ پر نامعلوم افراد نے قتل کر دیا۔ جمعیۃ علماء اسلام ضلع جیکب آباد کے رہنماؤں نے اس وحشیانہ قتل کی مذمت کی اور مجرموں کو کیفر کردار تک پہونچانے کا مطالبہ کیا۔ ان رہنماؤں نے مقتول کے ورثا کی مالی امداد کا بھی مطالبہ کیا

جلسہ دستارِ فضیلت

مدرسہ عربیہ دارالعلوم بازار گلستان بلوچستان میں جلسہ دستارِ فضیلت منعقد ہوا۔ جس میں امیر مرکزیہ حضرت درخواستی مدظلہ نے اپنے مختصر خطاب میں مسلمانوں کو قرآن و حدیث پر عمل کرنے اور علوم قرآن کو زیادہ سے زیادہ نشر کرنے سے متعلق فرمایا آپ نے مسلمانوں کو مدارس عربیہ کی امداد کرنے کی تلقین فرمائی۔ جلسہ دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

بقیہ ۔ اداریہ

صاحبزادہ صاحب نے دعویٰ کیا ہے کہ بہت جلد بلوچستان اقتصادی طور پر دوسرے صوبوں کے برابر آجائے گا، اگر موصوف پاکستان کے دوسرے صوبوں کی بجائے دنیا کے ترقی یافتہ ممالک کا نام بھی لے دیتے تو اپوزیشن رہنماؤں کے پاس کونسا ایسا ذریعہ ہے جس سے وہ آن محترم کے بے سرو پا دعوے کی تردید کرتے۔ نہ ریڈیو نہ ٹیلی ویژن نہ اخبارات نہ عوامی جلسے۔ صاحبزادہ صاحب جنوں کا نام خرد رکھیں یا خرد کا جنوں، ان دنوں عالم ناپائیدار میں ان کی بنی ہوئی ہے۔

مسلک علماء دیوبند

از قلم:

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مدظلہ، مہتمم دارالعلوم دیوبند

منظر عام پر آچکی ہے

ملنے کا پتہ: عزیز پبلی کیشنز۔ ۵۶۔ میکلوڈ روڈ لاہور

جمعیۃ المسلمین (رجسٹرڈ) خانیوال کے زیر اہتمام ساتویں سالانہ عظیم الشان

بتاریخ:
۱۳، ۱۴/ اگست
۵، ۶/ شعبان ۹۵ھ

دو روزہ

کانفرنس

صدارت: حضرت مولانا محمد حسن صاحب
خلیفہ مجاز حضرت لاہوری رح

بروز بدھ، جمعرات ۔ مقام: مدرسہ اسلامیہ احسن المدارس نزد گتو شالہ خانیوال۔

قائد حزب اختلاف مفکر اسلام مولانا مفتی محمود صاحب۔ ایم۔ این۔ اے

حضرت مولانا سعید احمد صاحب رائے پوری	حضرت مولانا سید نیاز احمد شاہ صاحب گیلانی
حضرت مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری	جناب قاری نور الحق صاحب قریشی ایڈووکیٹ
مولانا زاھد الراشدی گوجرانوالہ	مولانا سید عبدالمجید شاہ صاحب ندیم ڈیرہ غازیخان
جناب میاں محمد عارف ناظم مالیات جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان	جناب محمد فاروق قریشی ناظم نشریات جمعیۃ طلباء اسلام
شاعر جمعیۃ جناب سید امین گیلانی شیخوپورہ	جناب قاری محمد غوث صاحب مدرس مدرسہ ہذا۔

فون: ۶۷۷۱۵ | ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور | رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۱۳۲

مدرسہ مظہر العلوم حمادیہ منزل گاہ سکھر کی سالانہ

یک روزہ

کانفرنس

عظیم الشان

تقسیم اسناد

زیر صدارت:
پیر طریقت حضرت مولانا صاحبزادہ
محمود اسعد صاحب مدظلہ
ہالیجی شریف

بوقت:
۵ بجے شام
تا
۱۲ بجے شب

بتاریخ ۳ شعبان المعظم ۹۵ھ مطابق ۱۱ اگست ۷۵ء بروز پیر

احباب سے جوق در جوق شرکت کی استدعا ہے

اسماء گرامی مدعوین حضرات

مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان
جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبیداللہ انور قادری مدظلہ لاہور
جامع شریعت و طریقت حضرت مولانا عبدالکریم صاحب دامت برکاتہم بیر شریف لاڑکانہ
مجاہد جلیل حضرت مولانا سید محمد شاہ صاحب مدظلہ العالی امروٹ شریف سکھر

اور دیگر علماء کرام و شعراء اسلام

منجانب: اراکین مدرسہ مظہر العلوم حمادیہ منزل گاہ سکھر صوبہ سندھ پاکستان